

راہ دعوت کے غازیوں کے لئے

[العنوان الفرعي للمستند]



**تالیف: أ۔ ھناء الصنیع**

تقدیم

**فضيلة الشيخ ڈاکٹر عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین**

الحمد لله الذي بنعمته اهتدى المهتدون وبعدله ضل الضالون نحمده ونشكره على فضله وعطائه الميمون ونشهد أن لا إله إلا الله وحده تعالى عما يقول الظالمون ونشهد أن محمدا عبده ورسوله الذي قام بالدعوة إلى الله واهتدى بدعوته الصالحون صلى الله عليه وسلم وعلى آله وأصحابه الذين قاموا بعده بالبيان والجهاد حتى أذعن لهم المخالفون.

وبعد:

اللہ تعالی نے مجھے یہ موقع دیا کہ ایک نیک بہن کی تیار کردہ اس مبارک تحریری سلسلہ سے میں واقف ہوسکوں ‘ جنہوں نے پیہم کوششوں کے بعد اپنے وسیع مطالعہ کی روشنی میں یہ نفع بخش علمی توشہ پیش کیا ہے‘ ان کی باتوں سے یہ آشکارا ہوتا ہے کہ دعوتی میدان میں انہیں طویل تجربہ ہے ‘ وہ روشن افکار کی حامل ہیں‘ ان کے اندر بھلائی کی رہنمائی اور تحصیل ِخیر کی نشاندہی کرنے کی تڑپ پائی جاتی ہے ‘ انہوں نے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا ہے ‘ کئی میدانوں میں اپنے قلم کی جولانی دکھائی ہیں اور متعدد نسخے پیش کی ہیں جنہیں بآسانی اختیار کیا جا سکتا ہے ‘ اگر کچھ لوگوں کے لئے ان نسخوں کو برتنا دشوار بھی ہوتو تجربہ اور ممارسہ سے ان کے لئے بھی یہ طریقے آسان اور خوش مزاق بن جائیں گے اور ان کے بہتر نتائج سے ان کی شگفتہ مزاجی اور دوآشتہ ہوجائے گی ۔

مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ تمام مسلم مرد وعورت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ایسے سود مند اور کار آمد أسباب ووسائل اختیار کریں جن کے ذریعہ اسلامی معاشرے پر چھائے ہوئے جہل مرکب سے مسلمانوں کو نجات دلاسکیں ‘ دلوں پر حاوی ایسی غفلت ونسیان سے ان کی حفاظت کر سکیں کہ جس کی کوکھ سے لا پرواہی پیدا ہوتی اور أسباب ناکارہ ہو جاتے ہیں ‘ اور اس قنوطیت و مایوسی کے گھیرے سے ان کو باہر لاسکیں جس سے عزلت پسندی کو شہ ملتی اور جو أسباب کی تاثیریت سے دور حاضر کے انسان کو نا امید کردیتی ہے ‘ اس تحریری سلسلہ میں دعوتی طریقوں کے جو نمونے پیش کے گئے ہیں ‘ انہیں اپنا کر خیر وبرکت کے خرمن سے خوشے چنے جا سکتے اور بڑے بڑے فوائد سے دامن مراد کو بھر نے کی توقع کی جاسکتی ہے۔

مجھے اس بات میں کوئی تعجب نہیں کہ یہ بیش بہا نصیحتیں اور قیمتی رہنمائیاں اس دینی بہن کے قلم سے نکلی ہیں اور بھلا تعجب ہو بھی کیوں جب کہ وہ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ کے کلیہ أصول الدین میں قسم العقیدة والمذاہب المعاصرہ سے فارغ التحصیل ہیں ‘ اللہ انہیں اپنی توفیق اور اصابت رائے سے نوازے ‘ ان کی جدوجہد پر انہیں بڑے اجر وثواب سے بہرہ مند کرے ‘ اور مومنہ خواتین کی صفوں میں پرہیز گار ‘ عبادت گزار اور غائبانے میں (امانتوں کی) حفاظت کرنے والیوں کی تعداد بڑھادے ۔

واللہ اعلم وصلى اللہ على محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

۲۷/۳/۱۴۲۱ھ

تحریر: عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین

**مقدمہ**

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، أما بعد:

مومنہ خاتون کی زندگی راہ الہی میں جہاد کرنے سے عبارت ہے ‘ وہ ایک عمل صالح سے فارغ ہوتی ہی ہے کہ کسی دوسرے کار خیر میں لگ جاتی ہے ‘ سب سے بڑا نیک کام یہ ہے کہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا جائے ۔

اللہ فرماتا ہے : {ﯦ ﯧﯨ ﯩ ﯪ ﯫﯬ ﯭ ﯮ ﯯﯰ } [سورة الشورى:15].

ترجمہ: پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ کو کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں ۔

شیخ ابن سعدی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھاہے کہ : ( درست دین اور سیدھے راستے کی طرف بلائیں جس کی خاطر اللہ نے کتابیں نازل کی اور رسولوں کو مبعوث فرمایا ‘ آپ اسی کی طرف اپنی امت کو دعو ت دیں او رانہیں اس کے لئے آمادہ کریں اور جو اس کو قبول کرنے سے ابا کرے اس کے اوپر محنت کریں اور خود اس پر جمے رہیں۔ گویا اللہ نے آپ ﷐ کو یہ حکم دیا کہ دین پر ثابت قدم رہ کر اپنے ایمان کی تکمیل کریں اور دوسروں کی ایمانی تکمیل کے لئے انہیں اس دین کی دعوت دیں ‘ یہ ایک معلوم بات ہے کہ جس چیز کا حکم اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے وہ حکم ان کی امت کو بھی شامل ہے جب تک کہ خصوصیت کی کوئی دلیل نہ وادر ہوجائے ) ۔

اے مومنہ خاتون! آپ اس بات پر مامور ہیں کہ بہ قدر استطاعت اور حسب صلاحیت لوگوں کو دین الہی کی طرف بلائیں اور انہیں اسلام کی دعوت دیں۔

اس کتاب میں آپ کی طبیعت اور مزاج کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر کچھ مناسب دعوتی نسخے اور طریقے پیش کئے گئے ہیں ۔آئیے ہم سب مل کر باہمی تعاو ن سے اللہ کی طرف لوگوں کوبلائیں اور انہیں بھلائی کاحکم دیں اور برائی سے منع کریں تاکہ ہم عذاب الہی کی زد میں آکر ہلاک ہونے سے بچ سکیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: {ﭧ ﭨ ﭩ ﭪ ﭫ ﭬ ﭭ ﭮ ﭯ ﭰ ﭱ ﭲ ﭳ ﭴ ﭵ ﭶ ﭷ ﭸ ﭹ} [سورة الأعراف:165].

ترجمہ: سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری عادت سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جوکہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں : ( اللہ نے بری عاد ت سے منع کرنے والوں کی نجات اور زیادتی کرنے والی کی ہلاکت کی وضاحت فرمائی ہے ‘ لیکن خاموش رہنے والوں کے تعلق سے سکوت اختیار کیا ہے ‘ کیوں کہ وہ تعریف کے مستحق نہیں کہ ان کی تعریف کی جائے اور نہ انہوں نے کسی جرم کا ارتکاب کیا کہ ان کی مذمت کی جائے ‘ لیکن اس کےباوجو علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ایسے لوگوں کاانجام ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہوگا یا نجات دہندوں کے ساتھ)۔

ابن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(یہ بندوں کے تئیں اللہ کی سنت رہی ہے کہ جب سزا نازل ہوتی ہے تو بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے اس سے بچا لئے جاتے ہیں)۔

اے میری عزیزہ!

آپ میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھیں اور دینی اخوت کی قوت اور دعوت الہی کے عزم صادق کے ساتھ اسے دبائیں اور آئیں ہمارے ساتھ دعوتی نسخوں پر مشتمل ان صفحات کی ورق گردانی کریں اور عمل کے لئے کمر بستہ ہوجائیں..اللہ کا فرما ن ہے:{ﯟ ﯠ ﯡ ﯢ ﯣ } [سورة التوبة:105]. یعنی: کہ دیجئے کہ تم عمل کئے جاؤ تمہارے عمل اللہ خود دیکھ لے گا اور اس کا رسول ( اور ایمان والے بھی دیکھ لیں گے)۔

وصلى اللہ على نبینا محمد وعلى آلہ وصحبہ وسلم

**ھناء الصنیع**

ریاض- ۱۴۱۸ھ

**داعیہ اور خاموش...آخر کیوں؟**

مجھے آپ کے بارے میں اتنا تو ضرور معلوم ہے کہ آپ کے پا س علم بھی ہے اور زبان وبیان کی فصاحت بھی ‘ پھر یہ خاموشی اور شرمندگی کیوں؟

شرم وحیاء کے معنی یہ نہیں کہ آپ اسلامی بہنوں کو اچھی او ربھلی باتیں بتانے اور دعوتی مشن میں اپنا حصہ داری نبھانے سے باز رہیں ‘ جب کہ اللہ تعالی فرماتا ہے : { ﯘ ﯙ ﯚ ﯛ ﯜ ﯝﯞ } [سورة الأحزاب:53].

ترجمہ: او راللہ تعالی بیان ِحق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا ۔

اس بات سے ہوشیار اور محتاط رہیں کہ کہیں آپ کو سستی اور کمزوری اپنے شکنجے میں نہ لے لیں....

میں آپ سے کچھ ایسی باتیں کرنے کے ارادے میں ہوں جن سے آپ کے اندروں میں چھپے خیر وبھلائی کے جذبات کو مہمیز اور تحریک ملے ...

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ باطل پسند لوگ کس طرح باطل کے معاملے میں ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑنے کی ہوڑ مچائے ہوئے ہیں...؟

رقص وسرود کی ان مستانیوں کو دیکھیں کہ اپنے کام میں کس قدر جان نچھاور کئے جا رہی ہیں‘ ان فسق پرست مغنیات اور ادا کاراؤں کو دیکھ لیں کہ اپنے پیشہ کی خاطر ہر قسم کی قربانی دئے جارہی ہیں اور نہ اللہ سے شرم کرتی اور نہ ہی اس کے مخلوق کا کوئی لحاظ رکھتی ہیں۔

ان کی جاں نثاری کا یہ عالم ہے جب کہ وہ باطل پر ہیں....!

تو بھلا آپ اتنی کیوں شرماتی ہیں جب کہ آپ حق پسند ہیں ....؟

اے خاموش داعیہ..

ہم میں سے ہر ایک اسلام کی ایک عظیم سرحد کی نگہبانی پر مامو ر ہے ‘ آپ ہوشیار رہیں کہ آپ کی کسی کوتاہی کے سبب اسلام کا یہ سرحد دشمن کی زد میں آجائے ..

آپ زندگی کے مختلف میدانوں میں اپنی صلاحیت کی جولانیاں دکھائیں ‘ دائیں بائیں جدھر بھی آپ کی نگاہ پڑے گی آپ کو گمراہی کا ا یک عالم دکھائی دے گا جو اس امید سے آپ کی طرف لپک رہا ہوگا کہ بہ اذن الہی آپ اسے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طر ف لے آئیں ۔

جب بھی آپ کسی درس یا لکچر میں حاضر ہوں ...

تو اپنے ساتھ کاغذ اور قلم ضرور رکھیں تاکہ بنیادی افکار وخیالات کو تحریر کر لیں ‘ جب گھر لوٹیں تو اپنے اہل خانہ کے درمیان داعیانہ کر دار ادا کریں ‘ اور اس درس سے آپ کو اللہ نے جو علم نوازا ہو اس سے والدہ اور بہنوں کو باخبر کریں ‘ آپ علم کے معاملے میں ان کے ساتھ بخالت نہ کریں کیوں کہ یہ ایک اہم چیز ہے۔

کیا آپ نے کبھی یہ سوچا ہے کہ آپ ایک خاص ( پرسنل) ڈائری رکھیں گی جس میں کچھ کیسٹوں سے سن کر یا اہم کتابوں سے پڑھ کر اپنے پسندید ہ موضوعات پر مشتمل مختصر نوٹ تیار کریں گی...پھر دروس کی شکل میں ان موضوعات کو اہل خانہ‘ سہیلیوں‘ رشتہ داروں اور پڑوسنوں وغیرہ کے سامنے پیش کریں گی۔

**کیا آپ کو بھی...؟**

اللہ نے شریعت کا کچھ علم عطا کیا ہے...؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو کیا آپ نہیں چاہتی کہ دعوت الہی کے مشن میں رسول اللہ ﷐ کی جانشینی کریں؟

یقینا آپ کا جواب اثبات میں ہوگا۔

اس لئے اپنے گھر کو ہی اللہ عزوجل کی طرف دعوت دینے کے لئے سنٹر بنا لیجئے ‘ حسب حالت وسہولت ہفتہ میں ایک دن یا مہینہ میں دو دن مقرر کر لیں ..

میرا کہنا ہے کہ : ا س دن کو وعظ ونصیحت اور طلب علم کے لئے خاص کر لیں ‘ اپنی پڑوسنوں اور رشتہ داروں کو مدعو کریں اور مختلف شرعی علوم کے کچھ حصے مختص کرلیں ‘ حفظ قرآن اور تفسیر سے لے کر عقیدہ اور سیرت نبوی ﷐ ہر علم سے انہیں آشنا کرائیں۔

ا ن خواتین کی خدمت میں کچھ مفید و مؤثر آڈیوز اور ویڈیوز اور نفع بخش کتابچے پیش کرنا نہ بھولیں۔

کوشش کریں کہ اس اجتماع میں ہلکا پھلکا ہی چائے ناشتے کا بند وبست ہو‘ اسراف وتبذیر سے مکمل گریز کریں۔کیوں کہ لوگوں کی یہ عام روش بن چکی ہے کہ جب کسی کے گھر زیارت کو جاتے ہیں تو شکم سیری پر ہی اکتفا کرتے اور عقل و روح کی غذا کا کوئی سامان نہیں کرپاتے ہیں ۔

آپ سے یہ بات مخفی نہیں کہ وعظ ونصحیت کی مجلسوں کی ایک خاص پہچان ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اس کے لئے جو وقت مختص ہواسے پورے طور پر استعمال میں لا یا جائے کیوں کہ عام طور پر وہ بہت مختصر ہوا کرتا ہے۔

میری پیاری بہن! اپنی سامعات کے ساتھ نرم مزاجی او رخوش اخلاقی سے پیش آئیں اور یاد رکھیں کہ ان کی نگاہیں آپ پر ٹکی ہوتی ہیں‘ ا س لئے ان کے سامنے کوئی برائی نہ ظاہر کریں ۔اللہ آپ کی رہنمائی فرمائے ۔ میں نے آپ کے سامنے اپنی بات رکھ دی ‘ کیا آپ عمل کے لئے آمادہ ہیں ؟

یا ابھی بھی امید کا سلسلہ درا زہے..

میں یہ کہتی ہوں کہ : آپ آغاز کریں اور اس کے بعد اللہ آسانیاں پیدا کرتا جائے گا۔ان شاء اللہ

**ہر چھوٹے بڑے کام میں نیت کرنا نہ بھولیں۔**

کیوں کہ اگرآپ کی نیت اچھی ہے تو آپ کے اعمال حسنات میں درج ہوتے ہیں ..

اگر نیت درست نہیں ہے تو سارا کیا دھرا وبال جان بن جاتا ہے..

اور اگر نیت ہو ہی نہیں ‘ نہ اچھی نہ بری‘ تو محنت رائے گاں ہوجاتی ہے..

کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کی زندگی کے یہ قیمتی اوقات یوں ہی رائےگاں چلےجائیں...؟

اس لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے تمام معاملات میں نیت کرنا نہ بھولیں خواہ یہ بہ ظاہر بہت چھوٹے اعمال ہی کیوں نہ ہوں ‘ اس سے آپ کی پوری زندگی او ر روزانہ کے تمام معمولات عباد ت میں تبدیل ہوجائیں گے۔

**یاد رکھیں کہ ایک ساتھ تمام لوگو ں کو خوش رکھنا بہت دشوار کام ہے ..**

یہ دعوت کی راہ میں ایک مشکل بن کر سامنے آسکتا ہے ‘ اس لئے یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ لوگوں کو خوش کرنا ایک ایسا مقصد ہے جسے بروئے کار لانا ممکن ہی نہیں‘ ہاں لوگوں کے رب کو خوش کرنا ایسا ہدف ہے جسے اذن الہی سے حاصل کیا جاسکتا ہے‘ اس لئے فلاں مرد اور فلانہ خاتون کو خوش کرنے کے پیچھے اپنا وقت ضائع کرکے خود کو بھی او ر دوسروں کو بھی بہتر مواقع سے محروم نہ کریں۔بلکہ اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھیں: {ﮠ ﮡ ﮢ ﮣ ﮤﮥ ﮦ ﮧ ﮨ ﮩ ﮪ} [سورة العنكبوت:69].

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھادیں گے۔یقینا اللہ تعالی نیکو کاروں کا ساتھی ہے۔

اللہ کے ساتھ صدق روی اور سنت سے ہم آہنگی رکھنے والے اس درست عمل پر جب آپ قائم رہیں گی تو مخالفین کی خلاف ورزیاں آپ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں کیوں کہ دنیا کی مثال موسم گرما کے بادل کی طرح ہے جو جلد ہی آسمان سے چھٹ جاتا ہے۔

کسی ایک عمل پر ہی اپنی ساری توجہ اس طرح مرکوز نہ رکھیں کہ اطاعت کے کیف وسرور میں دیگر تمام ذمہ داریوں سے دامن کش ہوجائیں ‘ اسی طرح گناہوں کے زنجیر میں اس قدر نہ الجھ جائیں کہ دعوتی کاز سے غافل ہی ہوجائیں ‘ بلکہ اپنے دامن سے نافرمانی کے غبار کو جھاڑیں ‘ توبہ کے پانی سے غسل کریں ‘ ایک بڑے مشن کے لئے کمر بستہ ہوجائیں اور اپنے دل میں اسلام کی فکر کو اس قدر پیوست کریں کہ آپ کے جسم سے روح پرواز ہوجائے ‘ یہ آپ کے لئے اس بات سے آسان ہوکہ آپ اللہ کی طرف دعوت دینے سے گریز کریں۔

اپنے گھر کے اندر بھی حصول علم میں مشغول رہیں ‘ اللہ تعالی کا فرمان ہے: {ﭸ ﭹ ﭺ ﭻ ﭼ ﭽ ﭾ ﭿ ﮀ ﮁ ﮂ ﮃ ﮄ ﮅ} [سورة محمد:14].

ترجمہ: کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہوسکتا ہے ؟ جس کے لئے اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا پیرو ہو؟

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں : (( جس کی نیت درست ہو اس کے لئے علم کے مقابل کوئی چیز نہیں ہوسکتی ۔ آپ سے پوچھا گیا : ایسا کیسے ؟ آپ نے کہا: اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذات کے ساتھ دوسروں کو بھی جہالت سے دور کرے))۔

آپ بھی ایسی نیت رکھیں اور اس طرح کا عمل انجام دیں ‘ پھر آپ کا شمار بھی دین الہی کی نشر واشاعت کے لئے راہ الہی میں جہاد کرنے والیوں کی صف میں ہونے لگے گا۔

اب ہم اس بات پر متفق ہوچکے ہیں کہ علم شرعی کی بہت اہمیت ہے ‘ اس لئے یہ کوئی معقول بات نہیں ہوگی کہ آپ بلا علم کے دعوت کا کام کریں ‘ بھلا آپ جس چیز سے نا آشنا ں ہوں اس کی طرف دعوت کیسے دے سکتے ہیں..؟

**کیا آپ یہ جاننا چاہتی ہیں کہ اس سلسلے میں کون سے طریقے معاون ثابت ہوسکتے ہیں ؟؟؟**

اور کون سی کتابوں کی آپ کو ضرورت پڑ سکتی ہے اور کس کتاب سے آپ کو آغاز کرنا چاہئے ؟

جہاں تک علمی کتابوں کی بات ہے تو فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ آپ طالب علم کو کن کتابوں کی نصیحت کرتے ہیں توانہوں مختلف کتابوں کی طرف اشارہ کیا جن میں چند اہم کتابوں کا ذکر ذیل میں کیا جارہا ہے:

**عقیدہ:**

۱-"ثلاثۃ الأصول"۔

۲-"کشف الشبہات"۔

۳-" کتاب التوحید" محمد بن عبد الوہاب۔

۴-" شرح العقیدۃالطحاویۃ" ابو الحسن علی بن ابی العز ‘ ڈاکٹر محمد آل خمیس نے اس کی تلخیص کی ہے جو "شرح العقیدۃ الطحاویۃ المیسر " کے نام سے جانی جاتی ہے۔

**حدیث:**

۱-"فتح الباری شرح صحیح البخاری" ابن حجر عسقلانی۔

۲-"سبل السلام شرح بلوغ المرام" صنعانی۔

۳-" الأربعین النوویۃ" ابو زکریا النووی۔

**فقہ:**

۱-"زاد المستقنع" الحجاوی‘ فضیلۃ الشیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس کی شرح او راس کے مسائل کی وضاحت اپنی وقیع کتاب " الشرح الممتع على زاد المستقنع " میں کی ہے۔

**تفسیر:**

۱-" تفسیر القرآن العظیم" ابن کثیر۔

۲-" تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیرکلام المنان" شیخ عبد الرحمن السعدی۔

**سیرت:**

**۱**-"زاد المعاد" ابن القیم۔

گھر کے اندر رہ کر اگر کوئی علم حاصل کرنا چاہے تو اس کا ایک طریقہ یہ پیش کا جاتا ہے کہ جو کتا ب آپ پڑھنا چاہتی ہیں اس کی ایک شرح اختیار کریں جو کسی فاضل عالم دین کے دروس میں رکارڈ کئے گئے ہوں ‘ اس کے بعد کتاب پڑھنا شروع کریں اور ساتھ ساتھ شرح بھی سنتے جائیں ‘ آپ کو ایسا محسوس ہوگا گویا آپ کسی اسلامی یونیورسٹی کے احاطے میں کلاس روم کے اندر بیٹھ کر یہ درس سن رہی ہوں ‘ اس کے بعد کتاب کے حاشئے پر یا کسی ڈائری میں تعلیقات اور فوائد تحریر کرتی جائیں ‘ اس طرح آپ اپنی پسندیدہ کتاب کسی شیخ کے پاس پڑھ چکی ہوں گی ...نیز علماء کرام کے پرسنل ویب سائٹ اور انٹرنیٹ پر موجود دیگر علمی ویب سائٹ سے بھی استفادہ کر سکتی ہیں۔

**مثال کے طور پر عقیدہ کو لے لیجئے:**

آپ کو امام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی تالیف کتاب التوحید پڑھنے کی چاہت ہے ..

اچھی بات ہے .. کتاب ساتھ رکھیں اور فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن البراک یا کسی دوسرے بڑے عالم کی شرح کی رکارڈنگ بھی ساتھ رکھیں ‘ اسی طرح دوسری کتابوں کی بھی شروحات دستیاب ہیں ‘ بلکہ کچھ شرحوں کی رکارڈنگ انٹرنیٹ پر بھی مہیا ہیں جن سے علم شرعی کی راہیں زیادہ آسان ہوگئی ہیں۔

ایک دوسری مثال سے کو اس کو سمجھیں‘ آپ کو حدیث میں :

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کی کتاب ریاض الصالحین پڑھنے کی خواہش ہے ‘ اس کا سہل ترین طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ اس کتاب کی کوئی ایک واضح اور آسان سی شرح اختیار کریں جس سے کتاب کو سمجھنے میں آپ کو مدد مل سکے‘اس عظیم کام کو فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ نے کو اپنی عمدہ کتاب: "شرح ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین" کے ذریعہ پورا کر دیا ہے۔

یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں کہ ریاض الصالحین ان کتابوں میں سے ایک ہے جو لوگوں میں زیادہ عام اور متداول ہے ‘ کیوں کہ یہ ایک تربیتی کتاب ہے اور علماء کرام کے مابین کتاب کے مؤلف کا علمی مقام ومرتبہ بھی مسلم ہے۔

اس لئے اسے سمجھنے کے لئے آپ کو کسی عالم کی ضرورت پڑے گی ‘ یہ طریقہ اپنی اور دوسروں کی تربیت کرنے کی راہ میں ایک داعیہ کے لئے بہترین معاون ثابت ہوگا ۔

چنانچہ اس شرح سے استفادہ کرنا نہ بھولیں ‘ کیا آپ نہیں چاہتی کہ اللہ آپ کو عالی مقامی عطا کرے..؟

{ ﰈ ﰉ ﰊ ﰋ ﰌ ﰍ ﰎ ﰏ ﰐﰑ ﰒ ﰓ ﰔ ﰕ ﰖ} [سورة المجادلة:11].

ترجمہ : اللہ تعالی تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا‘ اور اللہ تعالی ہر اس کام سے جو تم کر رہے ہو خوب خبردا ر ہے۔

کتاب الہی...آپ کی یہ عادت ہونی چاہئے کہ آپ ہر نفس کتاب الہی کی آیتیں دہراتے رہیں اور اس کے خوبصورت اذکار سے مشام جاں کو معطر کرتے رہیں ‘ اس طرح اس کا اچھا خاصہ حصہ آپ کو حفظ ہوجائے گا اور اس کی تلاوت کا بڑا ثواب آپ کے نامہ اعمال میں درج ہوجائے گا..

كل العلوم سوى القرآن مشغلة

إلا الحديث وإلا الفقه في الدين

ترجمہ: سوائے قرآن وحدیث اور فقہ دین کے تمام علوم محض ایک مشغلہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اے میری پیاری بہن! راہ الہی میں آپ کو بہت سارے حزن وملال بھی لاحق ہوسکتے ہیں‘ اس موقع پر کون سی چیز ہے جس سے آپ اپنا غم ہلکا اور ملال دور کر سکتی ہیں..؟

**یقینا یہ قرآن ہی ہے..**

اس لئے آپ روزانہ قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور تلاوت کیا کریں ‘ اس سے آپ کو شرح صدر اور دلی کشادگی حاصل ہوگی ‘ وقت میں برکت اور نیک کام کی توفیق ملے گی ‘ اے اللہ قرآن عظیم کو ہمارے دلوں کے لئے باد بہاری اور نور بنادے اور اس کے ذریعہ ہمارے حزن وملال کو کافور کردے۔

**میری بہن ! دین کی دعوت دیتے ہوئے ایک اور اہم بات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے ...**

وہ یہ کہ آپ اپنی بات کو پرزور اور مؤثر بنانے کے لئے قرآ نی آیات کا سہارا لیں ‘ یہ ا یک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ قرآن وحدیث سے مزین کلام کا دلوں پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے‘ بہت سے ایسے لوگ جنہیں اللہ نے اسلام کی ہدایت سے نوازا ‘ انہوں نے اس سچائی کا اعتراف بھی کیا ہے‘ اگر آپ کتاب الہی کی حافظہ ہیں تو آپ کے لئے دعوت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

اگر آپ مکمل قرآن یاد کرنے سے قاصر رہی ہیں تو احکام او رترغیب وترہیب سے متعلق کچھ آیتیں تو ضرور ہی یاد کرسکتی ہیں‘ یہ نہایت اہم اور ضروری چیز ہے تاکہ آپ کی دعوتی بنیاد مضبوط اور آپ کی دلیل سامنے والے کے لئے مقنع ثابت ہوسکے‘ ساتھ ہی آپ یہ بھی نہ بھولیں کہ کچھ احادیث ‘ بعض اشعار اور چند حکمتیں او رقصے یاد رکھنے سے بھی دعوتی کاز میں مدد ملتی ہے اور لوگوں سے بحث ومباحثہ کے دوران ثابت قدمی اور اطمنان قلب میں بہتری آتی ہے۔

مختصر یہ کے علم ‘ حفظ اور حکمت کی جس قدر مضبوط بنیادوں پر آپ کی دعوتی عمارت کھڑی ہوگی اسی قدر اس کے نتائج بھی اذن الہی سے بہتر سے بہتر سامنے آئیں گے۔

**میری داعیہ بہن...**

آئیں ہم ایک ساتھ اس دعاء کا ورد کریں : {ﯗ ﯘ ﯙ ﯚ ﯛ ﯜ ﯝ ﯞ ﯟ ﯠ ﯡ ﯢ ﯣ ﯤ ﯥ ﯦ ﯧ ﯨ } [سورة طه:25-28].

ترجمہ: موسی علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لئے کھول دے ۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کردے ۔ او رمیری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔

یقینا آپ کو شرح صدر کی بڑی ضرورت ہے ‘ کیوں کہ آپ ایک ایسی راہ کی مسافر ہیں جس میں آپ کو بڑے شدید غمناک حالا ت سے بھی گزر نا پڑسکتا ہے ‘ بہ طور خاص جب آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو گمراہی کا شکار پائیں گی اور وہ آپ کی نصیحت و رہنمائی قبول کرنے کے لئے آمادہ بھی نہ ہوں گے ‘ تب آپ کو ان کی اتنی فکر لاحق ہوگی کہ آپ سخت حسرت میں مبتلا ہوجائیں گی۔

مدعو خواہ ہمارا جتنا بھی قریبی ہو او رہم اس سے چاہے بہت محبت ہی کیوں نہ کرتے ہوں ‘ ہمیں اللہ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ وہ اگر ہماری دعوت قبول نہ کرے تو ہم ان پر اتنا غم کھائیں کہ خود کو ہلاک کرلیں۔{ ﮞ ﮟ ﮠ ﮡ ﮢﮣ } [سورة فاطر:8].

ترجمہ: آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہئے۔

{ﭤ ﭥ ﭦ ﭧ ﭨ ﭩ ﭪ ﭫ ﭬ ﭭ ﭮ ﭯ} [سورة الكهف:6].

ترجمہ:پس اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کرڈالیں گے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان جب انتہائی رنج وغم کے عالم میں ہو تا ہے تو شکستہ خاطر ہو کر اپنے دعوتی مشن کو ہی ترک کر دیتا ہے جس سے بڑی بڑی مصلحتیں فوت ہوجاتی ہیں ‘ جب کہ اسے جاری رکھنے سے ہوسکتاتھا کہ آپ کے کسی محبوب شخص کو ہدایت مل جاتی۔

نیز سخت قسم کے حزن وملال کی کوکھ سے بعض دفعہ بہت سی بیماریاں بھی جنم لیتی ہیں مثلا انسان بلڈ پریشر‘ ذہنی تناؤ‘ جسمانی کمزوی او ر نظام ہاضمہ کی خرابی جیسی مختلف بیماریوں کے شکنجے میں آجاتا ہے۔

جب ذہنی کشیدگی بڑھتی ہے تو بسا اوقات انسان اپنی جان گنوانے کی بھی سوچنے لگتا ہے ۔ والعیاذ باللہ ۔ اس لئے میری پیاری بہن ! اللہ کی عطاکردہ اس قیمتی جان کی حفاظت کریں اور اسے نیک اعمال اور تقرب الہی میں لگائیں اوراگر کوئی انسان اللہ اور رسول ﷐ کی دعوت نہ قبول کرے تو آپ اس پر غم کھا کھا کر اپنی جان یوں ہی نہ ہلاک کرلیں۔

{ ﮕ ﮖ ﮗ ﮘ ﮙ ﮚ ﮛ ﮜﮝ } [سورة فاطر:8].

ترجمہ: یقین مانو کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔

{ﯜ ﯝ ﯞ ﯟ ﯠ ﯡ ﯢ ﯣ ﯤﯥ ﯦ ﯧﯨ ﯩ ﯪ ﯫ ﯬ ﯭ} [سورة التوبة:129].

ترجمہ : پھر اگر وہ روگردانی کریں تو آپ کہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے ‘ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ‘ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے ۔

کیا آپ جانتی ہیں کہ نصر ت ومدد او رتائید وحمایت دعوتی کاز کے اہم اسباب وعناصر شمار کئے جاتے ہیں‘ اور یہ ایک عباد ت بھی ہے جس پر آپ اجر سے نواز ی جائیں گی‘ ہمارے نبی ﷐ کا ارشاد ہے: (( مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ‘ وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے او رنہ ہی اسے رسوا ہونے دیتا ہے..)) مسلم۔

مومن کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرے ‘ اور جو سب سے زیادہ نصرت وحمایت کا حقدار ہوسکتاہے وہ دعوت الہی کے مشن سے جڑے ہوئے حضرات وخواتین او رعلماء اخیار ہیں ‘ گویا نصرت ومدد بھی ایک کامیاب دعوتی عمل ہے ‘ جسے کبھی کبھار صرف ایک تائیدی جملہ سے بھی ادا کیاجاسکتاہے ‘ وہ یوں کہ جب آپ اپنی دینی بہن کو کسی بھلائی کاحکم دیتے اور برائی سے روکتے ہوئے دیکھیں تو ان کی حوصلہ افزائی میں کوئی بھلی بات ان کے گوش گزار کرکے گزر جائیں ...

اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ اس دعوت میں ان کا ساتھ دیں اور ان کی بات خود بھی توجہ سے سنیں اور دوسری خواتین کو بھی یہ تلقین کریں کہ ان کی بات بغور سنیں اور اس سے استفادہ کریں۔

اس طرح کی باتیں بہ ظاہر معمولی سی لگتی ہیں لیکن حقیقی معنوں میں یہ ایسی بنیادی چیزیں ہیں جن کی ضرورت ہر اس داعیہ کو پڑ سکتی ہے جو خواتین کے کسی اجتماع میں خطاب کرنا چاہتی ہوں ‘ انہیں تعاون اور تائید کے لئے ایسی خواتین درکار ہوتی ہیں جو سامعات کو خاموشی اختیار کرنے اور ان کی بات بہ غورسننے پر آمادہ کر سکیں ‘ اگر آپ ایسا کر تی ہیں تو آپ نبی ﷐ کی اس وصیت پر عمل کر رہی ہوں گی کہ: (( اپنے بھائی کی مدد کرو....))۔

اس بات سے بھی ہوشیار رہنا ضروری ہے کہ کہیں آپ کسی اسلامی بہن کو دعوت الی اللہ سے متنفر اور برگشتہ نہ کردیں اور یہ حجت پیش کریں کہ ان کی دعوت کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہونے والا کیوں کہ ان سے پہلے ان سے بھی بہتر لوگ پیش قدمی کر چکے ہیں جنہیں کامیابی نہیں مل سکی۔

نبی ﷐ کا ارشاد ہے : (( اپنے بھائی کو رسوا نہ کرے...)) رسوا اور ذلیل کرنا منافق مرد او رعورت کی صفت ہے ‘ اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

وہ نہ تو خود ہی کچھ کرتے ہیں او رنہ اس بات پر راضی ہوتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان کی کمی پوری کریں ‘ بلکہ ان کا سارا زور اس بات پر صرف ہوتا ہے کہ تعلیم وتعلم اور دعوت دین کی راہ میں جو بھی پیش قدمی کرے اسے ذلیل ورسو ا ‘ دل برداشتہ اور شکست حوصلہ کردیا جائے ۔

یہ بھی اسلامی بہن کی رسوائی ہی کی ایک شکل ہے کہ جب داعیہ بہن مجلس میں مفید باتیں پیش کر رہی ہوں ‘ اسی اثنا میں کچھ خواتین یہ بات بنا رہی ہوں کہ انہوں نے ہی اس داعیہ کو اپنے علم وفہم سے میدان دعوت کے لئے کار گر بنایا ہے ‘ در اصل یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بہن کو سب سے زیادہ رسوائی میں مبتلا کرتے ہیں ‘ بایں طور کہ خود بھی بے کار کی باتوں میں مشغول رہتیں او ر اجتماع میں موجود دوسری خواتین کو بھی اپنی باتوں میں پھنسائے رکھتی ہیں ‘ بلکہ بعض دفعہ دنیا جہان کی یہ لا متناہی باتیں پور ی کرنے کے لئے مجلس سے اٹھ کر دوسری جگہ چلی جاتی ہیں ‘ اور آدھا گھنٹا بھی انہیں یہ برداشت نہیں ہوتا کہ ذکر الہی کی محفل میں صبر کے ساتھ بیٹھ سکیں کہ ان کاشمار بھی اللہ کی یاد کرنی والیوں میں ہوسکے اور اس طرح وہ دوسروں کے لئے بھی معاون ثابت ہوسکیں کہ وہ مجلس سے مستفید ہوں ‘ خطاب کو بہ غو رسنیں جس سے خشوع وانابت کی کیفیت پیدا ہواور اذن الہی سے مجلس فائدہ مند اور ثمر آور ثابت ہوسکے۔

بر عکس اس بد نظمی اور افرا تفری کے جس کے سبب مجلس کی روحانیت جاتی رہتی ہے اور ذکر الہی کی یہ محفل اپنی معنویت کھو بیٹھتی ہے!

کیا یہ ایک قسم کی رسوائی نہیں ہے جس سے داعیہ کی نشاط وسرگرمی مضمحل ہوسکتی ہے..؟

اس لئے ضروری ہے کہ آپ اللہ کی طرف بلانے والی بہنوں کو دعا ؤں سے نواز کر ...ان کا دفاع کرکے ..ان کی خیر خواہی کے ذریعہ...انہیں حوصلہ دے کر ...اور ان کا ساتھ دے کر ان کی نصرت وحمایت میں حصہ لیں تاکہ ا س نصرت کی برکت سے ہم سب مستفید ہوسکیں ‘ اور ایسا نہ ہو کہ معاشرہ کے ان چیدہ چنیدہ لوگوں کی نصرت وحمایت سےدامن کش رہنے کے سبب ہم غفلت کی مٹی تلے مدفون کر دئے جائیں ‘ کیا آپ ان کی نصرت وحمایت کے لئے تیار ہیں..؟

**مجھے آپ کی آنکھوں کی چمک سے جواب مل رہا ہے: ( میں اپنی بہن کی مد د کروں گی..)**

**خاوند کے تعلق سے دعوتی نسخے....!**

یہ بڑا پیارا کام ہوگا کہ آپ اپنے شوہر کی گاڑی میں کچھ مفید کیسٹ رکھ دیں اور بغیر کچھ کہے ہوئے وقتا فوقتا اسے بدلتے رہیں۔

**کیا فوٹو فریم کے نسخہ سے آپ واقف ہیں؟**

متوسط حجم کا ایک فوٹو فریم اپنے شوہر کے بیڈ کے قریب ٹیبل پر رکھ دیں ‘ اور اس فریم کے اندر اپنی خوبصورت تحریر میں فائدے کی کوئی بات یا کسی کتا ب کا اقتباس یا شوہر کی محبت او راحترام میں کوئی پیارا سا جملہ رقم کردیں ‘ ہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر دفعہ الگ الگ تعبیرات استعمال کریں ‘ نیز آپ فوٹو فریم کا یہ نسخہ مہمان خانہ یا اپنے گھر کے ہال میں بھی استعما ل کر سکتی ہیں بایں طور کہ اس میں ایسے مناسب اقتباس لکھ چھوڑیں جس سے گھر کے سارے لوگ مستفید او رلطف اندوز ہوں۔

ہفتہ واری اجتماع کی مناسبت سے اپنے شوہر کے اہل خانہ کو کوئی لذیذ پکوان پیش کریں ‘ اس میں آپ کابہت زیادہ خرچ بھی نہیں ہے ‘ بلکہ اس سے آپ کو خرچ سے زیادہ منافع حاصل ہوں گے .. عام مسلمانوں ‘ اپنے شوہر اور ان کے اہل خانہ کو خوشی پہنچانے پر آپ احتسابِ اجر کرسکتی ہیں ‘ اپنے شوہر کو خوش کر نے پر ثوا ب کی نیت کر سکتی ہیں جو آپ کے اس عمل سے بے حد خو ش ہوں گے او راپنے گھر والوں میں آپ کو اپنے لئے باعث فخر سمجھیں گے ‘ آپ اس کام میں لوگوں کو کھانا کھلانے کی عبادت کی نیت بھی کر سکتی ہیں ‘ جوکہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا ایک اہم سبب ہے ‘ ہمارے نبی ﷐ کی تعلیمات کے مطابق ہمیں آپس میں محبت وخیر سگالی اور تحفے تحائف کا تبادلہ کرتے رہنا چاہئے ۔

جب مؤذن اللہ اکبر ...اللہ اکبر...کی ندا لگائے

اور آپ کے شوہر آپ سے محو گفتگو ہوں ‘ یا بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہوں...

ایسے میں آپ کمال زیرکی او رانتہائی لطف ومحبت کے ساتھ ان کی گفتگو اور نشست ختم کرنے کی کوشش کریں او ر انہیں ایسے مخاطب کریں گویا آپ کسی اہم کام کے لئے انہیں متنبہ کر رہی ہوں....وہ یہ کہ نماز کا وقت ہوچکا ہے اور اذان کے کلمات بلند ہورہے ہیں....سب سے پہلے آپ خود نماز کی تیاری میں لگ جائیں اور ہر طرح کی دنیا داری کو ترک کردیں....اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح سے آپ اپنے شوہر کے لئے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز با جماعت ادا کرنے میں معاون ثابت ہوں گی۔

**اپنے شوہر کو یہ احساس دلائیں کہ آپ ان سے سیکھتی ہیں**

ان سے کچھ دینی مسائل پوچھا کریں ..ادب کے ساتھ ان سے مناقشہ کریں بالکل اسی طرح جس طرح ایک شاگرد اپنے استاد سے کرتا ہے ...بے شک اس طرح سے ان کے اندر مطالعہ کا جذبہ پروان چڑھے گا تاکہ وہ آپ کے سوالات کا جواب دے سکیں بہ طور خاص جب ان کو یہ احساس ہو جائے گا کہ آپ ان سے سیکھ رہی ہیں۔

اس سے وہ بہت خوش ہوں گے اور ان کے اندر تلاش وجستجو‘ بحث ومباحثہ ‘ مطالعہ اور سوال وجواب کے تعلق سے عالی ہمتی پیدا ہوجائے گی ...اور آپ ان کے لئے طلبِ علم اور اپنے اوقات سے مستفید ہونے کی راہ میں معاون ثابت ہوں گی۔

**والدین کی فرمانبرداری اور بھائی بہن سے صلہ رحمی کے معاملے میں ان کی مدد کریں..**

اگر وہ بھول جائیں تو انہیں یاد دلایا کریں ‘ اگر کوتاہی اور سستی کریں تو انہیں سمجھائیں اور نصیحت کریں ‘ کیوں کہ جس شخص کے اندر اپنے اہل خانہ کے تئیں خیر وبھلائی کا عنصر نہ ہو وہ بھلا کسی اور کے کام کیسے آسکتا ہے ‘ اور آ پ ان میں سب سے پہلے نمبر پر ہیں..

نیز یہ کہ وہ زندگی بھی کیا زندگی ہے جسے آپ ایسے شوہر کے ساتھ گزاریں جو والدین کانافرمان اور رشتہ داروں سے لا تعلق ہو ‘ قرابت دار اس سے خفا اور رب تعالی اس سےناراض ہوں..؟

اس لئے داعیہ کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے شوہر کو والدین کی فرمانبرداری اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کی تلقین کرکے ان کا تعلق رب سے قائم کرے تاکہ میاں بیوی کی زندگی پرسکون اندا میں گزر بسر ہو۔

**میاں بیوی کے درمیان تعلق کی استوار ی میں دعا ء کا کیا اثر ہے**‘ **اسے آپ جیسے لوگ فراموش نہیں کرسکتے ۔**

دعا کریں کہ اے اللہ میرے عیوب کو ان سے اور ا ن کے عیوب کو مجھ سے مخفی رکھ...

ان کی نگاہوں میں میرے اور میر ی نگاہوں میں ان کے محاسن اور اچھائیاں رچا بسا دے...

اور ہمیں اپنی نوازش سے خوش کردے اور اس میں ہمار ے لئے برکت نازل فرما...آمین

**اپنے شوہر کے اندر ان کی خوبیاں اور مہارتیں تلاش کریں..**

ان کی مہارتوں کو بڑھائیں اور خوبیوں کی افزائش کریں ‘ تاکہ اللہ انہیں مبارک بنادے...

اپنے شوہر کو ایک ایسا شخص بنائیں جو امت محمدیہ ﷐ کے لئے مفید ثابت ہوسکے ...

ان کے اندر جو کمی کوتاہی ہے ‘ اسے سدھاریں سنواریں اور ان کو ترقی اور عروج سے نوازیں...

سستی وکاہلی اور دنیا طلبی پر ان کی مدد نہ کریں کہ آپ دونوں کے لئے برائی کے بڑے دروازے کھل جائیں جنہیں بند کرنا مشکل ہو۔

ہمیشہ انہیں بلند ہمتی کا حوصلہ دیں...

اذن الہی سے انہیں خیر وبھلائی کی راہوں میں پہل کرنے والا بنائیں...

ایسا کیوں ممکن نہیں ...جب آپ کی ان کی بیوی ہیں تو ان شاء اللہ یہ آسان سی بات ہے..۔

آخری بات یہ کہ ...آپ اس بات سے ہوشیار رہیں ....

کہ کہیں آپ اپنے شوہر کے لئے دنیا اور اس کی شہوات ولذات کے دروازے کھولنے والی چابی نہ بن جائیں جس کے انجام میں ان کا دین بھی جاتا رہے اور ساتھ ہی آپ بھی اپنے ایمان وعقیدہ سے تہی داماں ہوجائیں۔

**اولاد سے متعلق دعوتی نسخے:**

اپنے بچوں کو اس بات کا عادی بنائیں کہ وہ ذمہ داری قبول کرنے اور لوگوں سے سے رودررو ہونے کے قابل ہوسکیں ...ا س کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں بہ کثرت علمی مجلسوں میں حاضر ہونے کی تلقین کریں تاکہ وہ اپنے عینی مشاہدے سے بات رکھنے کا سلیقہ سیکھ سکیں..

انہیں حصول علم کا شوق دلائیں ‘ دعوت پر ابھاریں او ر لوگوں کے سامنے اپنی بات پیش کرنے کا ہنر بتائیں ...ان کے اندر عام سرگرمیوں اور مدرسہ کے نشاطات میں حصہ لینے کا جذبہ پروان چڑھائیں ...

انہیں شرمندگی کا احساس نہ دلائیں ‘ بلکہ سماجی زندگی کے مختلف شعبوں میں درست طریقے سے جی بھر کر اپنے فن کا جوہر دکھانے کا موقع دیں۔

انہیں احساس کہتری‘ شرمندگی اور بے اعتمادی سے دور رکھیں..

ان کے اندر داعیانہ اوصاف پیدا کریں جو وقت کے ساتھ تجربہ کی بھٹی میں پک کر صیقل ہو جائے اور اپنا صحیح رخ اختیار کر لے ...ان کے اندر لوگوں سے رودررو ہونے اور پوری جرأت و بے باکی کے ساتھ اپنی بات پیش کرنے کاملکہ پیدا ہوجائے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے بعد ان کی تمام کامیابی کا سہرا آپ ہی کے سر جائے گا کیوں کہ دنیا کے تمام داعیوں کی سب سے پہلی گود او رتربتی آغوش تو آپ ہی تھیں۔

آپ کے گھر کا وہ خوبصورت گلاب جسے آپ آغوش میں لے کر اس کی خوشبو سے جان ودل کو معطر کرتی ہیں ‘ وہ آپ کی چھوٹی بیٹی ہے جو مستقبل کی داعیہ ہے‘ کیا آپ نے اسے تحفہ میں کبھی دوپٹہ اور مصلی دینے کی سوچی ہے...؟ جی طرج آ پ اسے مختلف قسم کے بیش بہا کھلونے دیتی آئی ہیں!!

کیا آپ نے کبھی ایسا کیا کہ اپنی اولاد کو اپنے ساتھ اسلامی لائبریری لے گئی ہوں اور انہیں اختیار دی ہوں کہ وہ اچھے قصے ‘ فائدہ مند اور لطف اندوز کتابیں چنیں ‘ اور ایسا کرکےآ پ نے ان کے اندر مطالعہ کی چاہت بڑھائی ہو جوکہ راہ الہی کے مسافروں کے لئے سب سے بڑا توشہ ہے..؟

آپ اس بات کی حرص مند رہیں کہ ہر ہفتہ ان کے لئے کچھ ویڈیوز اور آڈیوز کاانتخاب کریں ‘ ساتھ ہی شفقت و محبت کے ساتھ ان کی رہنمائی کریں اور اپنی اولاد کی ہدایت ‘ دنیا وآخرت کے فتنوں اور انس وجن کے شروں سے ان کی حفاظت کے لئے صدق دل سے انہیں دعائیں دیں اور اللہ سے سوال کریں کہ انہیں حسن اخلاق کی توفیق دے اور برے اخلاق سے دور رکھے ۔انہیں والدین اور مسلمانوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور امت محمد ﷐ کے لئے لئے زاد آخرت بنائے۔

آپ ایک سال تک اس نسخہ پر قائم رہیں پھر دیکھیں کہ اذن الہی سے آپ کے بچوں کے اندر کس طرح کی تبدیلیاں آتی ہیں...؟

جواب آپ کے لئے ہی چھوڑ ا جارہا ہے۔

**امتحان کے دنوں میں آپ کے بچے روزانہ کتنے صفحات یاد کرتے ہیں؟**

ہر سال بلکہ ہر سمسٹر میں بچے کتنے مواد از بر کر لیتے ہیں...؟

میں متوسطہ اور ثانویہ کے بچوں کی بات نہیں کر رہی ‘ بلکہ میری مراد صرف ابتدائیہ کے بچے ہیں ‘ جب یہ بچے اتنی ساری کتابیں بہ آسانی پڑھ کر کامیاب ہو سکتے ہیں ... تو بھلا آپ کے یہی بچے قرآن کریم یا قرآن کے کچھ پارے یاد کرنے سے کیوں کر عاجز ہوسکتے ہیں..؟

یا کوتاہی خود آپ ہی کی ہے کہ آپ انہیں اس کی رغبت نہیں دلاتی اور نہ حفظ قرآن میں ان کی مدد کرتی ہیں ‘ جب کہ آپ انہیں دیگر ۶ یا ۱۰ یا ۱۳ مادے یاد کرانے کے لئے رات رات بھر جاگا کرتی ہیں...بلکہ آپ اس راہ میں اپنی جسمانی راحت اور ذہنی سکون تک قربان کردیتی ہیں گویا خود آپ کو ہی امتحان دینا ہو‘ بعض دفعہ آپ اس قدر سنجیدہ ہوتی ہیں کہ امتحان میں اعلی نمبرات سے کامیا ب کرنے کےلئے اپنے بچوں کے ساتھ سختی کر نے پر بھی اتر آتی ہیں۔

میں پوری وضاحت کے ساتھ ایک سوال کرتی ہوں کہ کیا واقعی آپ اپنے بچوں سے محبت رکھتی ہیں..؟

یقینا آپ کا جواب ہاں میں ہوگا ‘ میرا دوسرا سوال ہوگا :

**کہ کیا آپ انہیں اللہ کے لئے محبوب رکھتی ہیں...؟**

ذرا سوچ سمجھ کر جواب دیں‘ کہیں لا شعوری میں کوئی تکلیف دہ جوا ب نہ زبان سے نکل جائے ..!

اولاد سے آپ کی سچی محبت یہ ہے کہ آپ دونوں جہان کے پالنہار کے نزدیک ان کے درجات بلند کرنے کے لئے اپنی پوری قوت صرف کر دیں ‘ تاکہ وہ اس دن اپنا آخری انجام دیکھ کر خوش ہو سکیں جس دن کچھ چہرے سیاہ تو کچھ سفید ہوں گے..

اولاد سے سچی محبت یہ ہے کہ آپ انہیں مختلف نسخوں اور طریقوں کے ذریعہ حافظ قرآن بنانے میں کامیاب ہوجائیں جس طرح آپ کامیبابی کے ساتھ انہیں متنوع قسم کے وسیع درسی مادے یاد کراتی رہی ہیں...

جو کہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ آپ کے اندر یہ صلاحیت موجود ہے کہ آپ بہ تدریج اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنا سکتی ہیں ‘ اگر آپ انہیں قرآن یاد کرانے میں کامیا ب ہوجاتی ہیں تو یہ ہر طرح کے شرور وفتن ‘ بد نگاہی اور شیطانوں سے ا ن کی حفاظت کے لئے کافی ہے ‘ قرآن ان کے لئے تمام جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں کی شفا ‘ حافظے کی تقویت ‘ زبان کی طلاقت اور ذہن وروح کی صفائی وپاکیزگی کا ضامن ہے ۔

**کون ایسی ماں ہوگی جو اپنی اولاد کے لئے یہ تمام بھلائیاں نہ چاہتی ہوں؟!**

**یقینا یہ سب سے قیمتی تحفہ ہے جس کے ذریعہ ایک ماں اپنی اولاد کو دنیا و آخرت دونوں جہان کی سعادت وخوش بختی فراہم کر سکتی ہے۔**

حدیث میں آیا ہے کہ : ( جب ابن آدم کی وفات ہوجاتی ہے تو اس کے سارے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں سوائے تین عمل کے ) ان میں ایک وہ نیک اولاد ہے جو اس کے لئے دعا کرے ‘ آخر یہ کون سی اولاد ہے جس سے آپ یہ توقع رکھتی ہیں کہ آ پ جب قبر میں مدفون ہوں گی تو یہ اپنی دعاؤں سے ان شاء اللہ آپ کو راحت وامان پہنچائے گی اور اللہ کے نزدیک آپ کی رفعت درجات کا باعث ہوگی۔

یہ کون سی اولاد ہے..؟

کیایہ آپ کی وہ اولاد ہے جس کا سارا دن کار ٹون فلم اور کمپیوٹر گیم کے سامنے گزرتا ہے...؟

یا وہ اولاد ہے جس کا کل وقتی مشغلہ فٹ بال کھیلنا اور دیکھنا ہے...؟

یا یہ آپ کی وہ نیک و پاک طینت اور فرماں بردار اولاد ہے جو دن بھر مسجد کے اندر حلقہ تحفیظ میں بیٹھ کر بر الوالدین کی آیتوں کو دہرتی او راپنے انفاس کو ا ن کی خوشبوؤں سے معطر کرتی ہے ‘ پھر بارگاہ یزدی میں ہاتھ اٹھا کر ہر روز بلکہ ہر نماز میں صدق دل سے آ پ کے لئے دعائیں کرتی ہے۔

مبارک بادی او رخوش خبری ہے ایسی ماؤں کے لئے جن کے گھر کتاب الہی کے حفاظ سے آباد ہوں‘ الحمد للہ ایسی ماؤں کی کوئی کمی نہیں جن کے گھر کلام الہی کی تلاوت سے ایسے ہی گونجتے ہیں جیسے شہد کی مکھیوں سے پھولوں کا گلشن گونج رہا ہوتا ہے ‘ ہم اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرتے ہیں۔

**اے اللہ کی طرف دعوت دینے والی پیاری ماں ...**

کم از کم ایک گھنٹہ اپنے بچوں کے ساتھ ضرور بیٹھیں ‘ خواہ ہفتہ میں ایک د ن ہی کیوں نہ ہو۔

انہیں پوری آزادی اور مکمل اطمنان کے ساتھ اپنی بات رکھنے کی چھو ٹ دیں اور اس اجتماع کو رودادِماضی کی مجلس سمجھ لیں لیکن اس کا ایک مقصد ضرور ہونا چاہئے جو آپ سے مخفی نہ ہو ۔

پیاری ماں ! آپ یقین مانیں کہ ان ہفتہ واری اجتماعات کے ذریعہ آپ کو اپنی ہر اولاد کی الگ الگ شخصیت سے واقفیت مل جائے گی اور یہ اندازہ ہوجائے گا کہ آپ کا تربیتی مشن ا پنے متوقع انجام کو پہنچ چکا ہے یا آ پ اب تک اپنے تربیتی مقاصد میں کامیاب نہیں ہوئی ہیں ‘ جس کے مختلف اسباب ہوسکتے ہیں ‘ یا تو آپ نے کما حقہ ان کی تربیت نہیں کی ہوگی ‘ یا تربیت کے اسباب و وسائل میں کوئی کجی او رکمی رہ گئی ہوگی ...اس کے علاوہ دیگر اسباب بھی ہو سکتے ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے ‘ آپ کو اس خلا کا ادراک ہوجائے گا اور آپ ممکنہ تدابیر کے ذریعہ عقائد واعمال کے اس خلا کو پاٹنے میں کامیاب بھی ہوسکتی ہیں۔اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔

میری عزیزہ...جب آپ کا بچہ لوگوں کی نگاہوں کے سامنے کچھ سیکھنے میں غلطی کر جاتا ہے تو آپ پشیمانی و پریشانی کی شکار ہوجاتی ہیں اور لوگوں کے سامنے ہی اسے ڈانٹ پلانے لگ جاتی ہیں ‘ جان لیجئے کہ آپ کی اس حرکت سے اس بچے کی صلاحیتیں اور مہارتیں دم توڑنے لگتی ہیں ‘ کیوں کہ بچہ کوشش کرتا ‘ گرتا اور ٹھوکر کھاتا ہے ‘ والدین اسے مسلسل مہمیز اور مفید صلاح ومشورے دیتے رہتے ہیں تب جاکر وہ آگے بڑھتا ‘ کچھ سیکھتا اور اس کی مخفی مہارتیں نکھر کر سامنے آتی ہیں۔

بچوں کی انفرادی صلاحیتوں کو پرکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ آپ اس کی صلاحیتوں کے آئینہ میں ہی اسے دیکھیں نہ کہ دوسروں کی صلاحیت سے اس کی پیمائش کریں۔

اس کی شخصیت کی خصوصی مہارت او رنمایاں لیاقت کی روشنی میں آپ اس کی چھپی صلاحیت اور دبی ہوئی ہنرمندی کو جلا دے سکتی اور اسے اس سمت میں رہنمائی کر سکتی ہیں جو اس کی ذات کے لئے نفع بخش اور اس کے دین وایمان کے لئے مفید ہو۔

میری عزیزہ...

مائیں جب اپنے بچوں کی لیاقتوں کا موازنہ دوسرے بچوں کی صلاحیتوں سے کرنے لگتی ہیں تو نتیجہ میں انہیں ایک ایسا بچہ ملتا ہے جو اندر سے ٹوٹ چکا ہوتا ہے‘ اس کے حوصلے پست ہوچکے ہوتے ہیں ‘ اس کی خود اعتمادی کافور ہوگئی رہتی ہے اور اسے اپنے کسی کام میں اطمنان نہیں رہتا ہے کہ وہ صحیح ہے یا غلط ‘ کیوں کہ اس کی ماں اس کے اندر سے اپنی پسندکا کوئی دوسرا بچہ نکالنا چاہتی ہیں جس میں وہ ناکام ہو جاتی ہیں او رساتھ ہی اس بچہ کی اصلی شخصیت اور فطری صلاحیت کو بھی موازنے کی چکی میں کچل کر ناکارہ کر دیتی ہیں ‘ انجام کا ر وہ اس عجلت باز مسافر کی طرح ثابت ہوتی ہیں جو نہ تو مسافت طے کر پاتا اور نہ ہی ا پنی سواری کو بچاپاتا ہے۔

**ہاں ....یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ علمی مجالس میں شرکت کرنے کی حرص مند ہیں...**

لیکن..کیا آپ نے اپنی بیٹیوں کو اپنے ساتھ لانے کی فکر کی تاکہ ان کے اندر بھی وعظ ونصیحت کی مجلسوں کی محبت پیدا ہو اور عینی مشاہد ے اور ذاتی تجربے سے ان میں خطابت کا فن پیدا ہوسکے ..میرے خیال سے یہ ان کے لئے نہایت ہی ناگزیر ہے..کیوں کہ آپ مستقبل کی داعیات کی ماں ہیں ...کیا یہ سچ نہیں ہے..؟

**اپنے بچوں کو عادی بنائیں..**

۱-کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی ‘ کیوں کہ یہ ایک عبادت ہے اور اس سے کھانے میں شیطان شریک نہیں ہوتا ہے۔انہیں کھانے سے فارغ ہونے کے بعد الحمد للہ کہنے کا عادی بنائیں کیوں کہ اس سے ان کے ذہن ودل میں توحیدِربوبیت راسخ ہوگی ...اگر ان کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو آپ انہیں کہیں کہ اسے صاف کرکے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے جیسا کہ ہمارے نبی ﷐ نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

۲-جب آپ کا بیٹا زمین پر گر جائے تو آپ چیخنے چلانے کے بجائے سب سے پہلے اس کے کان میں بسم اللہ کی آواز پہنچائیں اور اسے یہ تعلیم دیں کہ جب بھی وہ ٹھوکر کھائے اور گرپڑے تو یہی کلمہ دہرائے ۔

۳-اپنی ساری اولاد کو عمومی طور پر اور بیٹیوں کے اندر خصوصی طور پر شرم وحیا کی تربیت دیں اور انہیں تمام قریبی اور دور کے رشتہ داروں سے پردہ کرنے کی تعلیم دیں اور ان کے سامنے اس موضوع کو بڑے اہتمام سے بیان کریں اور انہیں بتائیں کہ بے پردگی حرام اور ستر پوشی واجب ہے۔

۴-اپنی اولاد کو ہر گز یہ اجازت نہ دیں کہ وہ ماں کہ کر بلانے کے بجائے آپ کو صرف نام سے پکاریں کیوں کہ اس سے بہ تدریج ان کے اندر آپ کااحترام کم ہوتا چلا جائے گا ‘ اسی طرح انہیں یہ بھی اجازت نہ دیں کہ وہ اپنے والد کو ابا کہ کر پکارنے کے بجائے محض نام لے کر آواز دیں ‘ اس لئے کہ یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے۔

۵- مفید قصے ‘ ڈائری اور کاپیاں ‘ پینٹنگ بکس اور قلم پینسل وغیرہ انہیں خرید کر دیں اور ان کے اندر پڑھنے لکھنے کی محبت پیدا کریں ‘ جب بارہا ان چیزوں پر ا ن کی نگاہ پڑے گی اور بار بار وہ ان کا استعمال کریں گے تو ان کے اندر ان چیزوں کی محبت پیوست ہوتی چلی جائے گی اور وہ ان کے درست اور مفید استعمال کے عادی ہوتے جائیں گے۔

۶-اپنے بچوں کے اندر جمالیاتی حس اجاگر کریں اور انہیں اس بات کا عادی بنائیں کہ صاف ستھری حالت اور خوبصورت مظہر میں ہی لوگوں کے سامنے جائیں ‘ کیوں کہ ماں خواہ جس قدر بھی خوبصورت اور نظافت پسند ہوں ‘ ان کے بچہ کا ظاہری مظہر اور اس کے صاف ستھر ے لباس پوشاک ہی یہ طے کرتے ہیں کہ وہ واقعی صفائی پسند ہیں یا اس سے لاپرواہی برتنے والی ہیں۔

۷- اپنے بچے کے سامنے کسی دوسرے سے اس کی شکایت نہ کریں ‘ کیوں کہ اس سے اس کے اندر غلبہ اور ہٹ دھرمی کی کیفیت پیدا ہوگی اور وہ یہ محسوس کرے گا کہ آپ اس سے ہار مان چکی ہیں ‘ جس سے اس کی سرکشی اور دو آشتا ہوجائے گی ‘ جب کہ وہ اس سے پہلے آپ سے تھوڑا ہی سہی ضرور ڈرا کرتا تھا۔

۸-اپنے بچہ کو اس کی رغبت دلائیں کہ وہ اپنے پاس ایک خاص ڈائری رکھے جس میں مفید اقتباس ‘ سود مند حکمتیں ‘ دلچسپ قصے‘ پیارے اشعار اور الجھی پہیلیاں نوٹ کیا کرے ‘ اسے پوری چھوٹ دیں کہ اخبارات او رکتابوں سے جو چاہے نقل کرے ‘ جب تین صفحات مکمل ہوجائیں تو اسے کہیں کہ آپ کو پڑھ کر سنائے ‘ ان میں جو اچھی باتیں ہوں انہیں باقی رکھیں اورغیر ضروری باتوں کو نشان زد کردیں ‘ اس طرح سے اس کے اندر آپ ایک بڑا ملکہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے جس سے وہ مستقبل میں مستفید ہوسکتا ہے‘ جیسے مطالعہ کی چاہت ‘ لکھنے کا ہنر‘ وسعت معلومات اور کھڑ ے کھوٹے کی تمیز ۔

**اندرون خانہ اپنائے جانے والے دعوتی نسخے ..**

مناسب شکل ورنگت کا ایک چھوٹا سا باکس (صندوق) اپنے گھر کے اندر ایسی جگہ پر رکھیں جہاں ہر فرد کی نظر پڑ سکے ‘ اس پر جاذب نظر انداز میں یہ لکھ چھوڑیں : (( صندوق برائے صدقات))۔

آپ کے گھر میں صدقات کے اس باکس کی موجودگی آپ کے اولاد کے اندر خوئے سخاوت کو پروان چڑھائے گی اور سب سے پہلے اس کا فائدہ آپ کو پہنچے گا جب آپ سن رسیدہ ہوجائیں گی ‘ اس وقت آپ کو ان کے جود وعطاء کی ضرورت ہو گی ‘ تو کیوں نہ ابھی سے ہی آپ انہیں اس کا خوگر بنائیں ؟

میری پیاری بہن...ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس خرچ کرنے کے لئے بہت زیادہ مال نہ ہو‘ لیکن آپ صدقہ وخیرات پر دوسروں کی مدد تو ضرور کر سکتی ہیں‘ آپ کے گھر میں جو بھی داخل ہو گا اس کی نگاہ لامحالہ اس صندوق پر پڑے گی ‘ ہو سکتا ہے وہ اس میں کچھ دان بھی ڈالیں ‘ بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ بھی اپنے گھر میں اس ترکیب کو نافذ کریں ‘ اس طرح آپ اس حدیث کے ضمن میں آجائیں گی کہ جس نے کسی اچھی سنت کی ابتدا ء کی اسے بروز قیامت اس کا اجر بھی ملے گا اور اس پر عمل کرنے والے کا بھی اجر ملے گا۔

**نوٹس بورڈ :**

کیا خیال ہے کہ اگر آپ ایک نوٹس بورڈ مہمان خانے میں اور دوسرا گھر کے برامدے میں لٹکائیں ‘ اسے چند فتاوی سے مزین کریں ‘ اس بورڈ پر کچھ کیسٹ کا اعلان بھی چسپاں کریں ‘ کیسٹ کا کوور(غلاف) لے کربورڈ پر ٹانک دیں ‘ اس پر حکمت اور فائدے کی باتیں بھی جرائد ومجلات سے اخذ کرکے چسپاں کر سکتی ہیں ‘ اتنا خیال رہے کہ حروف بڑےہوں تاکہ بہ آسانی پڑھا جا سکے ‘ بورڈ کو دلکش اور جاذب نظر بنانے کے لئے ان فتاوی اور حکم وفوائد کے درمیان کچھ جمالیاتی عناصر بھی شامل رکھیں۔

دیوار پہ چسپاں کئے جانے والے اس بورڈ سے ‘ جس کے مشتملات کو آپ وقتا فوقتا تبدیل کرتی رہیں گی ‘ آپ کے شوہر ‘ بچے ‘ والدین اور بھائی بہن سب مستفید ہوں گے ‘ مہمان خانہ میں آپ نے جو بورڈ لگایا ہوگا اس سے آپ کے گھر آنے والے سارے لوگ مستفید ہوسکتے ہیں ‘ آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کے نامہ اعمال میں ایک سنت حسنہ کی ابتداء کرنے کا اجروثواب درج ہوگا۔

**مہمان خانہ میں ایک چھوٹی سی لائبریری ترتیب دیں :**

کم از کم کسی ٹیبل پر چند کتابیں رکھ چھوڑیں....اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کچھ دیر کے لئے مہمان کو تنہا چھوڑ کر جائیں گی تاکہ آپ ان کے لئے قہوہ تیار کریں اور دستر خوان پڑوسیں ...اس درمیان آپ کے مہمان انتظار کرتے کرتے ملول ہوجائیں گے...

انتظا رکی اس گھڑی میں اگر ان کے قریب مصحف اور کچھ چھوٹی موٹی مفید کتابیں موجود ہوں جن کے مشتملات بہتر اور غلاف دلکش ہوں تو یہ سب سے بہترین دعوتی نسخہ ثابت ہوگا‘ کیوں کہ مہمان ان کتابوں کو الٹ پلٹ کر ضرور دیکھیں گے اور آپ ایک مسلمان کے لئے اپنا وقت مفید کام میں صرف کرنے کی باعث قرار پائیں گی اور اذن الہی سے اجر کی مستحق ٹھہریں گی۔

داعیہ بہن...تواضع پسندی اور گھریلو سازوسامان میں بے تکلفی ‘ عملی دعوت کا ایک کامیاب وسیلہ ہے ‘ کیوں کہ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں صاف طور پر یہ تصویر جھلکتی ہے کہ آیا یہ گھر ایک راست باز داعیہ کا ہے یا کسی اور کا..؟

نیز اپنی ذات‘ اولاد اور گھر کے سلسلے میں آپ کی نظافت و نفاست اور تنظیم وترتیب بھی ایک ایسی چیز ہے جو آپ کے گھر آنے والے ہر انسان کے دل میں گہرا اثر چھوڑتی ہے ۔

ایک دعوتی مظہر اور نسخہ یہ بھی ہے کہ گھر کا مین گیٹ جو سڑک پر کھلتا ہو ‘اندرونی جانب سے اس کے بالکل سامنے لکڑی یا المونیم کا ایک دیوار نما ساتر لگائیں تاکہ جب کبھی اچانک دروازہ کھل جائے تو گھر کا اندرونی منظر نہ نظر آسکے۔

کامیاب داعیہ‘ وقت کی اہمیت سے خوب باخبر ہوتی ہیں ‘ اس لئے آپ دیکھیں گے کہ وہ بغیر کسی جلد بازی اور رخنہ اندازی کے اپنے کاموں میں سرگرم اورمنصوبوں کی تکمیل میں نشیط ہوتی ہیں‘ بالکل شہد کی اس مکھی کی طرح جو پوری چابکدستی اور پھرتی کے ساتھ ایک پھول سے دوسرے پھول کی طرف پر مارتی رہتی ہے ‘ چنانچہ جتنا وقت آپ کسی ایک عبادت میں لگاتی ہیں ‘ اتنے ہی وقت میں آپ دو یا اس سےزیادہ بھی عبادت بجا لاسکتی ہیں ‘ کیوں کہ وقت ہی آپ کی زندگی ہے اور گھر آپ کی مملکت ‘ اس لئے اپنی اس مملکت میں اپنے فن کے جوہر بکھیریں اور اسے نیکیوں سے آباد رکھیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اپنے مہمان کے سامنے خوش مزاق حلویات کی دلنشیں ٹوکری پیش کرتی ہوں گی ‘ میں آپ کو ایک دوسری قسم کی حلویات کا پتہ دیتی ہوں : کچھ کیسٹ اور مفید کتابچوں کو سجی سجائی ٹوکری میں رکھ کر اپنے مہمان کی خدمت میں پیش کریں ...یہ تحفہ ان کے روح ودل کے لئے شیریں حلویات سے بھی زیادہ حلاوت آمیز ثابت ہوگا۔

آپ ایسا بھی کر سکتی ہیں کہ چند فائدہ مند کیسٹ اور کتابچوں پر مشتمل کچھ جاذب نظر لفافے ترتیب کے ساتھ ایک ٹیبل پر رکھ دیں اور اپنے مدعووین سے کہیں کہ یہ ہدیہ قبول کریں۔

**ایک نسخہ کچن کے لئے بھی !!**

چوں کہ آ پ اپنی زندگی کا اچھا خاصہ وقت کچن میں صرف کرتی ہیں ‘ اس لئے آپ کے کچن میں ایک خاص ٹیپ رکارڈر ہونا چاہئے تاکہ آپ قرآن کریم کی تلاوت سنیں یا اپنی پسند کی کیسٹ لگا سکیں جو دروس اور دلکش اشعار وقصائد پر مبنی ہو‘ ان کیسٹوں کو آپ ایک خانے میں ترتیب وار سجا کر رکھیں تاکہ گھر کی ہر خاتون کچن میں کام کرتے ہوئے ان سے مستفید ہوسکے ‘ ہو سکتا ہے کہ جب کوئی خاتون آپ کے گھر تشریف لا ئے تو انہیں آپ کا یہ انداز بھا جائے اور وہ بھی آپ کے نسخہ پر عمل کرنے لگے ‘ جس سے آپ کو ایک عمدہ سنت کو زندہ کرنے کا ثواب ملے ۔

اس نسخہ کو بروئے عمل لاکر آپ بہت ساری نیکیاں بٹور سکتی ہیں کیوں کہ اس طریقہ سے آپ ہمیشہ ذکر الہی میں مشغول رہیں گی اور آپ کا وقت یوں ہی رائگاں نہ جائے گا۔

**کچن کا ایک دوسرا نسخہ...**

کوشش کریں کہ آپ نہایت تیز ی کے ساتھ لذیذ پکوان تیار کر سکیں اور آپ کا بہت زیادہ قیمتی وقت اس کام میں نہ صرف ہو‘ اس طرح آپ اپنے شوہر کی نگاہوں میں ماہر باورچی بھی بن جائیں گی اور ساتھ ہی ایک کامیاب داعیہ کا بھی فریضہ انجام دے رہی ہوں گی جنہیں خوب معلوم ہوگا کہ اپنے وقت کی حفاظت کیسے کرے ‘ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے: {ﭳ ﭴ ﭵ ﭶ ﭷ ﭸ ﭹ} [سورة الذاريات:56].

ترجمہ: میں نے جنات او رانسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ نے یہ نہیں فرمایاکہ: انہیں کھانے کے لئے پیدا کیا ۔

اس لئے ہر چیز کو اتنا ہی حق دیں جتنا کہ اس کا حق بنتا ہے ‘سیدھی رہیں اور حق کے قریب ہوجائیں۔

**اہل خانہ کے ساتھ**

**خاندانی اجتماعات اور علمی محفلوں میں اپنائے جانے والے دعوتی نسخے:**

آپ کے نزدیک سب سے اہم اور قابل توجہ آپ کے اہل خانہ ہوتے ہیں ‘ اللہ تعالی کاارشاد ہے: {ﭿ ﮀ ﮁ ﮂ} [سورة الشعراء:214].

ترجمہ: اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا دے۔

اس لئے آپ ان کی زیادہ فکر کریں اور جس طرح شیر اپنے لئے شکاری ڈھونڈتا پھر تاہے اسی فکر مندی کے ساتھ آپ دین وایمان کے باب میں ان کی انفرادی کمزوریوں کو بھانپنے کی کوشش کریں اور نت نئے اسلوب سے ان کمزوریوں کو دور کرنے میں جٹ جائیں۔

ان سے براہ رسات بات چیت کریں ...بلا واسطہ طور پر انہیں اپناپیغام پہنچائیں ... ان کے سامنے بہترین نمونہ اورآئیڈیل پیش کریں...انہیں قصے اورحکایتیں سنائیں...کیسٹ اور کتابیں ہدیہ دیں۔

جب ہم پیہم اورمختلف انداز سے حکمت ودانائی کے ساتھ کسی کوشش میں لگے رہتے ہیں تو بالعموم مشیئت الہی سے اس کے بڑے عمدہ نتائج سامنے آتے ہیں ‘ کم از کم اس کے بعض نتائج تو ضرور دیکھنے کو ملتے ہیں...

لیکن آپ کو مایوس ہر گز نہیں ہونا ہے ....ان سے بات چیت جاری رکھنی ہے ‘ ان کی پریشانیوں سے آگاہی لیتے رہنا ہے ‘ اس کے بعد یہ کوشش کرناہے کہ ان کا ہاتھ تھام لیں اور راہ راست کی رہنمائی کریں...نتیجہ کے لئے جلدی نہ کریں ‘ کیوں کہ راہِ دعوت کی ایک رکاوٹ عجلت پسندی بھی ہے ۔

ہو سکتا ہے کہ بیج آپ بوئیں اور پھل کسی اور کوملے ... ہو سکتاہے کہ آپ کی زندگی میں ہی فصل پک جائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کی موت کے بعد کسی اور کے ہاتھوں یہ فصل تما م ہو ...لیکن ہر حال میں بیج بونے کاسہرا تو آپ ہی کے سر جائے گا...

آپ کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کے سجل حسنات میں دعوت الہی کا ثواب درج ہوگا ‘ یقینا یہ ایک بڑا اجر ہے۔

رسول گرامی ﷐ کا ارشاد ہے : (( جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اسے ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور ہدایت پر چلنے والوں کا ثواب کم نہ ہوگا...)) مسلم

**میری داعیہ بہن....آپ کے یہاں خاندانی اجتماع تو ضرور ہوتا ہوگا۔**

ہو سکتا ہے کہ ہر ہفتہ ایک مختصر اجتماع ہوتا ہو ‘ اور مہینہ میں ایک بار بڑا سا اجتما ع ہو تا ہو جس میں خاندان کے زیادہ تر لوگ ‘ بلکہ تمام رشتہ دار یکجا ہوتے ہوں...

ان اجتماعات میں آپ کا کیا کردا ر ہوا کرتا ہے؟

یہ سود مند تجارت کی منڈی ہے ‘ یہاں اپنی دکان چمکائیں اور اپنی سرگرمیوں سے ہمیں خوشی پہنچائیں ‘آپ اور آپ جیسی تمام داعیہ اپنے وجود سے امت محمدیہ ﷐ کاسر فخر سے بلند کردیں کہ جن کی ساری فکر مندی کا محور دین اسلام ہو ‘ آپ سر کا تاج ‘ نورِ جبیں اور مردہ دلوں میں اسلام کی روح ڈال کر غفلت پرستوں کے لئے زندگی نو بن جائیں ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: {ﮗ ﮘ ﮙ ﮚ ﮛ ﮜ ﮝ ﮞ ﮟ ﮠ ﮡ ﮢ ﮣ ﮤ ﮥ ﮦ ﮧ ﮨﮩ } [سورة الأنعام:122].

ترجمہ: ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھر تا ہے ۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا ؟ ۔

**خاندانی اجتماعات سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کی خدمت میں کچھ دعوتی نسخے پیش کئے جارہے ہیں:**

1. **مفید باتیں:** مختصر سا خطاب تیار کریں جسے پیش کرنے میں آدھا گھنٹہ سے زیادہ نہ لگے ‘ اس کے ذریعہ آپ یہ پیغام پہنچائیں کہ دنیا جلد فنا ہوجانے والی ہے...جنت اور عمل صالح کی رغبت دلائیں ...جہنم کی ہولناکی اور گناہوں کی سنگینی سے باخبر کریں...کوئی ایسی سنت زندہ کریں جو لوگوں میں ناپید ہورہی ہو...طہارت کے ان مسائل پر روشنی ڈالیں جن سے عام خواتین نا آشناہوں...وغیرہ
2. **کیسٹ کا مسابقہ:**علمی موضوع پر مشتمل کوئی بہترین کیسٹ منتخب کریں ‘ جو آپ کے اہل خانہ کے علمی معیار کے مناسب ہو او رجس میں ان کے اندر پائی جانے والی کمزوریوں پر گفتگو کی گئی ہو۔

کبھی عقیدہ کے باب میں ‘ کبھی فقہی مسائل سے متعلق اور کبھی ترغیب وترہیب کے موضوع پر کیسٹ بجائیں ....

کیسٹ کے اس مسابقہ کے لئے جب سوال بنائیں تو ایسے سوالات منتخب کریں جن کے جوابات مختصر ہوں ‘ کیوں کہ اس مسابقہ کا مقصد کیسٹ سن کر اس سے مستفیدہونا ہے ‘ نہ کہ پوری کیسٹ کو آنسر شیٹ میں نقل کرنا ‘ اس لئے کہ اس سے ایک قسم کی بے توجہی اور سستی پیدا ہوگی اور کمزور عزم وہمت والی خواتین مسابقہ میں شریک ہونے سے کترانے لگیں گی۔

**ج-حفظ قرآن کریم کامسابقہ:**

اس سے متعلق بعض نسخے ذیل میں ذکر کئے جارےہیں:

۱-جن سورتوں او رآتیوں کے خاص فضائل وارد ہوئے ہیں ‘ ان کامسابقہ‘ مثلا : سورہ ملک ‘ آیۃ الکرسی‘ سورہ بقرہ کی آخری آیتیں ‘ سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں وغیرہ۔

۲- جزء تبارک( ۲۹واں پارہ) کا مسابقہ ‘ اس کا طریقہ یہ ہو کہ ہر اجتماع میں صرف ایک سورہ سنانا مقصود ہو۔

۳-جزء عم ( ۳۰ واں پارہ ) کا مسابقہ‘ بزرگ وسن رسیدہ حضرات وخواتین کے لئے یا ان کےلئے جنہیں یاد کرنے میں پریشانی ہو ‘ یا جن کی مشغولیات زیادہ ہو ں اورجو کثیر العیال ہوں ....اس کا طریقہ یہ ہو کہ مصحف کی ترتیب کے حساب سے ہر اجتماع کے لئے چھوٹی چھوٹی سورتیں متعین کر دی جائیں ‘ اس طرح بہ تدریج وہ جزء عم مکمل یاد کر لے جائیں گے۔

مثلا: یہ اعلان کردیا جائے کہ اگلے اجتماع میں ہم یہ سورتیں سنائیں گے : ناس ‘ فلق‘ اخلاص‘ مسد‘ نصر‘ کافرون‘ کوثر‘ ماعون اور سورہ قریش۔ دوسری نشست میں سورہ کی طوالت کے بہ قدر سورہ کی تعداد کم کر دی جائے ۔

۴-بعض حضرات کو پہلے سے ہی اللہ نے یہ سورتیں یاد کرنے کی توفیق دی ہوگی او روہ ان کے حافظ ہوں گے ‘ ایسےلوگوں کے لئے سورہ بقرہ وغیر ہ کامسابقہ رکھا جا ئے اور ہر اجتماع میں ایک صفحہ یا نصف صفحہ سنانے کا مطالبہ کیا جائے۔

۵-اگر افراد خانہ اور رشتہ داروں کے مابین قوت حافظہ میں بڑا فرق پایا جاتا ہو‘ تو قرآن کریم کے مسابقہ کو دو قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے ‘ ایک جزء عم اوردوسری جزء تبارک کی ‘ تاکہ سارے لوگ یکساں مستفید ہو سکیں او رجو دونوں قسموں میں شریک ہونا چاہے اسے یہ اختیار دیا جائے اور یہ بہت اچھی بات ہوگی۔

**د- مسابقہ:**  یہ مسابقہ مختصر سے چند سوالات پر ہی مشتمل ہونا چاہئے او ران سے کوئی فائدہ بھی حاصل ہورہا ہو‘ اس سے پہلے آپ انہیں درست معلومات دے چکی ہوں او رمسابقہ کے بعد جواب کے تعلق سے اثر انگیز دعوتی پیرائے میں معمولی سا تبصرہ بھی کریں ۔

مثال كے طور پر اگر آپ کا سوال یہ ہو کہ : قیامت کے تین نام ذکر کریں؟

جب مشارکین ا س سوال کا جوا ب دے کرفارغ ہوجائیں تومناسب ہوگا کہ ان کے اندر خشیت الہی او رخشوع وانابت کا احساس پیدا کرنے کے لئے آپ اس پر مختصر سا تبصرہ کریں اور بتائیں کہ : یہ غورکرنے کی بات ہے کہ قیامت کو ان مختلف ناموں سے کیوں موسوم کیا گیا ہے‘ ہر نام ایسا جو دل کو دستک دیتا ہے ‘ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس چیز کی جتنی اہمیت او رعظمت ہوتی ہے اس کے نام بھی کئی ایک ہوتے ہیں ‘ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں اس دن نجات یافتوں میں شامل رکھے۔

سوالات بنانے میں اس بات کا خیال رہے کہ زیادہ زو ر ان گوشوں پر ہو جن سے عقائد اور عبادات میں درآئی غلطیوں کی اصلاح ہوسکے ‘ بے سود اور لاحاصل سوالا ت سے کلی اجتناب کریں ‘ کیوں کہ یہ محض تحصیل حاصل کے سوا کچھ نہیں‘ علمی فائدے کو ملحوظ رکھنے کے ساتھ اگر کچھ دلچسپ پہیلیاں اور نشاط آمیز سوالات بھی پوچھے جائیں تو کئی حرج نہیں۔

ھ- کچھ خاندانی اجتماعات ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں خرید وفروخت کی گنجائش بھی رکھی جاتی ہے‘ اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کسی خاتون کے ساتھ یہ طے کر سکتی ہیں کہ وہ اپنے سامان تجارت میں آپ کی پیش کردہ کچھ کیسٹ اور کتابیں بھی رکھ لیں اور آپ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے کچھ مالی تعاون کردیں۔

**و-**آپ یہ دلچسپ نسخہ بھی اختیا ر کر سکتی ہیں کہ خاندانی اجتماع میں حاضرین کے مابین کچھ ارقام تقسیم کریں اور اجتماع کے اختتام سے پہلے کسی ایک رقم کا انتخاب کریں اور جس کے پاس یہ رقم ہو اسے صلہ رحمی اور مجلس میں حاضری کی حرص پر ایک رمزی تحفہ پیش کریں اور اس سے پہلے ان سے یہ طلب کریں کہ وہ صلہ رحمی‘ مجلس کے آداب یا تربیت اولاد جیسے کسی ایک عنوان پر جلدی میں کوئی ایک مفید نکتہ پیش کریں۔

ز- کیا آپ نے کبھی خاندانی مجلہ نکالنے کے بارے میں غور وفکر کیا ہے؟

ایسا مجلہ جسے منظر عام پر لانے میں تمام افراد خانہ شریک ہوں اور سبھوں کو اس سے یکساں خوشی ملے ‘ کیوں کہ یہ ان کے اس خوبصورت اجتماع کی پیداوار ہوگی ‘اسی اجتماع کی گود میں اس کی نشو ونما ہوگی اور اسی کے آغو ش میں وہ پھل پھول کر ایک عطر بیز گلاب کی شکل اختیار کرے گا جس سے خاندان کے ہر ایک آدمی کی مشام جاں معطر ہوگی...اس کانام خاندانی مجلہ ہویا خاندانی یا اجتماعی پیغام یا کوئی اور نام‘ آپ کو پوری آزادی ہے کہ اس کا نام منتخب کرنے اور سجانے سنوارنے میں اپنے فن کے خوب جوہر دکھائیں۔

**ذیل میں کچھ ایسے نسخے پیش کئے جارہے ہیں جن سے اس مجلہ کو منظر عام پر لانے میں آپ کو خاصہ مدد ملے گی:**

مجلہ کی کامیابی کے لئے ان امور کا خیا ل رکھنا ضروری ہے:

۱- معلومات درست ہوں۔

۲-مجلہ دس صفحات سے زیادہ پر مشتمل نہ ہو‘ تاکہ پڑھنے والے کو اکتاہٹ نہ ہوسکے۔

۳-کوور پیج (غلاف) پر مجلہ کا نام او رشمارہ نام درج کئے جائیں ‘ غلاف کو سجانے اور مجلہ کو دلکش بنانے میں جمالیاتی ہنر مندی کا مظاہرہ کیا جائے ‘ پہلے صفحہ پر بسم اللہ لکھا جائے ۔

۴-مجلہ کا عام مزاج دینی ہو ‘ کیوں کہ اس کا مقصد ہی دینی بیداری کو فروغ دینا ہے ‘ اس لئے مجلہ کی یہ شناخت برقرار ہنی چاہئے او راس کے موضوعات ومشتملات پر یہ چھاپ ظاہر ہونی چاہئے۔

۵-ایسے لطیفے نہ نشر کئے جائیں جن میں عموما کذب بیانی غالب ہوتی ہے ‘ اہل علم نے جھوٹ پر مبنی ان نکتہ آفرینیوں کوحرام قرار دیا ہے ‘ اللہ کے رسول ﷐ کا فرمان ہے : (( تباہی وبربادی ہے اس شخص کے لئے جو ایسی بات کہتا ہے کہ لوگ سن کر ہنسیں حالانکہ وہ بات جھوٹی ہوتی ہے تو ایسے شخص کے لئے تباہی ہی تباہی ہے))۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے ۔

نیزکچھ لطیفے بعض مسلمانوں کی تحقیر واستہزاء پر بھی مبنی ہوا کرتے ہیں : جیسے کہ مقام صعید(مصر ) کا ایک باشندہ تھا ‘ ایک ہندوستانی آدمی کا قصہ ہے ...وغیرہ‘ جب کہ اللہ تعالی نے ہمیں ان چیزوں سے منع فرمایا ہے: {ﯨ ﯩ ﯪ ﯫ ﯬ ﯭ ﯮ ﯯ ﯰ ﯱ ﯲ ﯳ ﯴ ﯵ ﯶ ﯷ ﯸ ﯹ ﯺ ﯻ ﯼ ﯽﯾ } [سورة الحجرات:11].

ترجمہ: اے ایمان والو! مرددوسرے مردوں کامزاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو ں اور نہ عورتیں عورتوں کامزاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں ۔

**۶-** آپ ان میں سے کچھ گوشوں کو بھی زیر بحث لا سکتی ہیں:

1. (طبی سوال ) بہ طور خاص عورتوں اور بچوں کے بارے میں ہوتو زیادہ بہتر ہوگا۔
2. (حسن وجمال) کچھ طبعی جڑی بوٹیوں کے اوصاف بیاں کریں جو جلد کی خوبصورتی اور بال کے حسن وغیرہ کو بڑھانے میں مفید ہوں۔
3. (کچن) کم وقت میں کچن کے ذمہ داریوں سے سبک دوش ہونے کے لئے مختصر انداز میں کوئی بہترین نسخہ ذکر کریں جس سے آپ کی بہنوں کافائدہ ہوسکے ۔
4. نمبر کے کھیل ....پہیلیاں... ذہنی ورزش ...اور غیر مرتب جملے لکھ کر پوچھیں کہ اس سے مراد کیا ہے ؟

۶ نمبر فقرہ میں جن چیزوں کا ذکر آیا ہے انہیں مجلہ کے اندر ۲ صفحات سے زیاد جگہ نہ دی جائے کیوں کہ یہ مجلہ کے بنیادی مقاصد میں شامل نہیں ہیں بلکہ یہ دل آویز اور نشاط آور چیز یں ہیں جو محض تکمیل کے طور پر ذکر کی جائیں۔

۷- بہتر ہوگا کہ کچھ ایسے چھوٹے قصے بھی ذکر کئے جائیں جن میں عبرت وموعظت کے ساتھ دلچسپی کا سامان بھی ہو۔

۸- مجلہ کے ان صفحات میں آپ نوع بہ نوع کے دینی اور ثقافتی معلومات نشر کریں۔

۹-ان موضوعات میں اس طرح کی نصیحتیں خصوصی طور پر ملحوظ رکھی جائیں:

1. اپنے شوہر کو کیسے خوش رکھیں۔
2. بچوں کی تربیت کیسے کریں۔
3. لوگوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کریں۔
4. عائلی مسائل کو کیسے حل کریں۔

۱۰- مجلہ کے اندر فنی محاسن جس قدر جاذب نظر ہوں گے اسی کے بہ قدر اس کا اثر بھی بہترسے بہتر ہوگا‘

یہ آپ کی محنت اور ذاتی ذوق پہ منحصر ہے ‘ اے دختر اسلام ! ہمیں اپنی مہارت کے جلوے دکھائیں۔

۱۱- آپ ایک صفحہ فتاوی کے لئے بھی مختص کر سکتی ہیں جس میں فتوی کے ساتھ مفتی کا نام اور مصدر بھی مذکور ہو۔

۱۲- یہ ضروری ہے کہ تمام افراد خانہ اس مجلہ کو منظر عام پر لانے میں اپنا تعاون پیش کر یں ‘ یا باری باری سے اس کی ذمہ داری قبول کریں‘ تاکہ سبھوں کو یہ احساس ہو کہ وہ اس مجلہ کا حصہ ہیں اور مجلہ ان کی کاوشوں کا حصہ ہے‘ یہ بھی ضرور ی ہے کہ ایک اعلى ذمہ دار ہو جو مجلہ کو منظر عام پر لانے سے پہلے اس کے مشتملات کی درستگی ‘ بے تکراری ‘ موضوعات قارئین کے لئے موزوں ہیں یا نہیں ؟ ان سب چیزوں کی جانچ پرکھ کر سکے۔

آخری بات یہ کہ : عائلی مجلہ کے سلسلہ میں یہ مختلف نسخے اور مشورے ہیں ‘ ان میں سے جو آپ کے لئے آسان او رمناسب ہو اسے اختیار کریں ‘ میری تمنا ہے کہ آپ کی طرح آپ کا یہ مجلہ بھی عمدہ او رخوش منظر رہے ‘ ممکن ہے کہ آپ مجلہ کے بدلے انٹرنیٹ ویب سائٹ بھی اختیار کر یں جو خاندان کے لئے مختص ہو۔

1. اے میری داعیہ بہن! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بہت سے افراد ان خاندانی اجتماعات میں شریک تو ضرور ہوتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایک دوسروں کے بارے میں صرف اتنا ہی جانتے ہیں کہ ان کے نام کالاحقہ کیا ہے ‘ حالانکہ ہر مہینہ دو مہینہ پر ان کی ملاقات ہوتی ہے‘ لیکن وہ کسی اجتماع میں ان سے نہ تو بات کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ بیٹھنا گواراہ کرتے ہیں ‘ کبھی شرم وعار کی وجہ سے تو کبھی ہجوم احباب کے سبب...!

بعض دفعہ پورا سال گزر جاتا ہے اوران اجتماعات کا اصل مقصد ہی پورا نہیں ہوپاتا اور وہ یہ کہ خاندان کے لوگ ایک دوسرے سے متعارف ہوں ...!۔

**آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ جیسی زیرک وذہین خاتون کو کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہئے ؟**

**تو آئیے .....آپ اس بزم کے مہمان بنئے ...اس مسئلہ کاحل یہی ہے کہ اجتماع کے لئے ایک مہمان منتخب کیا جائے ....آپ جو چاہیں اسے نام دے سکتی ہیں...**

سامعات کے درمیان کچھ ارقام تقسیم کئے جائیں ‘ پھر کسی ایک رقم کا اعلان کیا جائے ‘ جن کے پاس یہ رقم موجود ہو وہ ا س محفل کی مہمان بنیں اور ا ن کا ایک مختصر انٹرویو لیا جائے ۔

ان سے درج ذیل سوالات کئے جائیں:

س۱: آپ کا مکمل نام کیا ہے؟

س۲: آپ کی علمی لیاقت کیا ہے؟ آپ کونسا کام کرتی ہیں؟

س۳: کتنی اولاد ہے ؟ ان کے نام کیا ہیں؟ وہ کس درجہ کے طلبہ وطالبات ہیں؟

س۴: فرصت کے اوقات آپ کیسے صرف کرتی ہیں؟ فرصت کے اوقات گزارنے کے لئے کچھ مفید نسخے پیش کریں ؟

س۵: کوئی ایسی بات جو آپ سامعات کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں؟

س۶: سب سے اچھی کتاب جو آپ نے پڑھی ہو یا کیسٹ جو آپ نے سنی ہو؟

س۷: کوئی دلچسپ واقعہ یا پریشان کن حادثہ جو آپ کے ساتھ پیش آیا ہو؟

س۸: تربیت اولاد کے سلسلے میں آپ کو جو تجربہ ہے‘ اس روشنی میں کچھ نصیحت ؟

س۹:بے شک ہم سب قرآن کریم یا کچھ سورتیں یاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ‘ حفظ قرآن کے تعلق سے آپ کا کیا طریقہ کار رہا ہے؟

س۱۰: کون سی ایسی شخصیت ہے جس سے آپ متاثرہوئی ہوں اور وہ آپ کی زندگی کے لئے اعلی نمونہ ہو؟ آپ نے انہیں ہی اپنا آئیڈیل کیوں منتخب کیا؟

س۱۱: کوئی ایسی آرزو جو آپ چاہتی ہوں کہ اللہ جلد ہی پوری کردے؟

س۱۲: کوئی ایسی دعا اور ذکر جس کا آپ ہمیشہ اہتمام کرتی ہوں؟

میری عزیزہ داعیہ...آپ ان سوالات میں سے کچھ مناسب سوالات اپنے مہمان کے سامنے رکھ سکتی ہیں۔

انٹرویو سے فار غ ہونے کے بعد ان کی عمدہ پیش کش پر انہیں کوئی رمزی ہدیہ پیش کریں۔

**ط- کتابچے کا مسابقہ:**

ہر موضوع پر اہم کتابیں تقسیم کی جائیں ۔

مثلا جمیل زینو کی کتاب : ( العقیدۃ الإسلامیۃ من الکتاب والسنۃ الصحیحۃ) جیسی اہم کتابیں فراہم کی جائیں ‘ پھر اسی کتاب سے اگلے اجتماع میں تقریری مسابقے کے طور پر کچھ سوالات پیش کئے جائیں ‘ اسی طرح دوسری اہم کتابوں پر تحریری مسابقے رکھے جائیں ‘ اور پوزیشن حاصل کرنے والوں کےناموں کا اعلان کیا جائے اور ان کی عزت افزائی کی جائے۔

**ی- مسابقے میں شرکت کرنے والی دیگر بہنوں کی حوصلہ افزائی:**

اللہ تعالی کافرمان ہے: {ﯟ ﯠ ﯡ ﯢ ﯣ ﯤ} [سورة الرحمن:60].

ترجمہ: احسان کا بدلا احسان کےسوا کیاہے۔

اس لئے ہمیں ان تمام بہنوں کی عزت افزائی کرنی چاہئے جنہوں نے تمام مسابقات یا کچھ مسابقوں میں شرکت کی ہو ‘ ایسا سال کے اخیر میں ہونا چاہئے ‘ سب سے خوبصورت تحفہ یہ ہوگا کہ سفید گلاب پیش کیا جائے جو حیاء دار لبا س میں ملبوس ہو اور اس کے ساتھ احترام وشکریہ کاشہادۃ بھی ہو...یہ معمولی سے نشاطات ہیں لیکن ان کےاندر بڑے معانی پوشیدہ ہوتے ہیں!

**ک-** ان خاندانی اجتماعات کے دوران آپ کوکچھ ایسے لوگوں سےبھی سابقہ پڑے گا جو فضول خرچی کی تعبیر سخاوت وفیاضی سے کرتے ہوئے ملیں گے ‘ عشائیہ کے ساتھ ساتھ ان کے یہاں عشاء سے پہلےبھی اور عشاء کےبعد بھی اسراف کی حد تک کھانے کاانتظام رہتا ہے ‘ کھانے پر اتنی توجہ ہوتی ہےگویا ہم شکم سیری کے لئے ہی یکجا ہوئے ہوں!

**کھان پان میں تکلف برتنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ :**

۱-میزبان کو بے حد پریشانی ہوتی ہے ‘ وہ دو دن پہلے سے ہی اس اجتماع کے انتظامات میں اتنی مصروف ہوتی ہیں کہ اجتماع کی رات آتے آتے ان کے اعصاب جواب دینے لگتے ہیں اور پریشان حالی ان کے چہرے سے پڑھی جاتی ہے‘ وہ اپنے مہمانوں کے ساتھ پیار کی بات کرنے کے بھی قابل نہیں رہتی ‘ کھانا بنانے میں ہی وہ ٹوٹ چکی ہوتی ہیں ‘ ان کی ساری فکر مندی کھانے کے ارد گرد ہی محصور رہتی ہے‘ انجام کار اجتماع کی کسی سر گرمی سے ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوپاتا۔

۲- شروعات میں گھر والے تو خوب دل کھول کر مہمانوں کاخیر مقدم کرتے ہیں لیکن بار بار کے اس پر تکلف اجتماع کا انجام یہ ہوتا ہے کہ بالآخر خاوند ہار مان کر اپنی اہلیہ کو اس بات سے منع کر دیتے ہیں کہ خاندان والے کو اپنے یہاں مدعو کریں کیوں کہ اس پر اتنا مادی خرچ آتا ہے کہ وہ ٹوٹ جاتا ہے۔

شوہر کے رویہ سے یہ بات بالکل آشکارا ہوجاتی ہے کیوں کہ انہیں صلہ رحمی کی کوئی فکر ہی نہیں ہوتی ۔

۳- مختلف قسم کے پکوان کے معاملے میں عورتوں کے مابین منافست کا ماحول پیدا ہوجاتا ہے ‘ گویا وہ اپنی زبان حال سے یہ کہ رہی ہوتی ہیں کہ ہم کسی سے کم نہیں ‘ اس طرح اسراف وتبذیر اور فخر ومباہات کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

ان معمولی چیزوں کے درمیان اجتماعات کا غیر معمولی مقصد اساسی کہیں کھو سا جاتا ہے ‘ بلکہ بسا اوقات اس قسم کی بے جا فضول خرچی کی چکی میں پس کر یہ اجتماعات دم توڑ جاتے ہیں۔

میری پیاری بہن... گزشتہ نشاطات کی روشنی میں آپ اپنے افراد خانہ اور خصوصا قریبی خواتین کو اتناعلمی اثاثہ دینے میں کامیاب ہو جائیں گی جس سے بہ آسانی انہیں شرعی معلومات کا بنیادی سرمایہ حاصل ہوجائے گا جس کی روشنی میں وہ بصیرت کے ساتھ بے خطر انداز میں زندگی کا سفر جاری رکھ سکتی ہیں۔

**آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا کہ آپ کی جھولی میں اس ندائے الہی پر عمل پیرا ہونے کا اجردرج ہوگا کہ : {ﭿ ﮀ ﮁ ﮂ} [سورة الشعراء:214].**

**ترجمہ: اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا دے۔**

**یہ بھی آپ کے ذہنی سکون اور دلی اطمنان کا باعث ہونا چاہئے کہ آپ نے اپنے اہل خانہ کے تئیں بہ قدر استطاعت جد وجہد کی اور اس خاتون کی طرح حسرت ویاس کے گھیر ے میں نہ بند رہی کہ جس کے اندر اگر لاپرواہی اور کوتاہی نہ ہوتی تو اس سے اہل خانہ کو سب سے زیادہ فائد ہ پہنچتا اور اللہ اسے خاندان کے لئے نفع بخش بنادیتا۔**

**اے میری عزیزہ ! ہم بھلا کیوں کر اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو ان کی کوتاہیوں پر ملامت کا نشانہ بنائیں ‘ جب کہ خود ہماری دعوت میں کوتاہی موجود ہے اور ہم نے ان کی غلطیوں کی اصلاح کے لئے دعوت کے وہ مختلف النوع اسباب ووسائل اختیار ہی نہیں کئے جن کے کچھ نمونے اس کتاب میں پیش کئے گئے ہیں۔**

**میری داعیہ بہن..اجروثواب کا دروازہ بڑا کشادہ ہے**

اللہ تعالی فرماتا ہے: {ﭶ ﭷ ﭸ } [سورة الأحزاب:33].

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔

آپ کا گھر دعوتی سرگرمیوں کے لئے ایک زرخیز جگہ ہے ‘ وہاں آپ والدین اور بھائی بہنوں کے ساتھ رہتی ہیں ‘ ممکن ہے کہ کچھ اور بھی رشتے دار جیسے دادا دای ‘ چچا او رپھوپھی وغیرہ بھی آپ کے ساتھ رہتے ہوں...

گھر کے اندر محبوب نظر بچے ہوتے ہیں جنہیں آپ کی توجہ کا اصل مرکز ہونا چاہئے ‘ اپنی اولاد یا اپنے بھائی بہنوں کو کتاب الہی یاد کرائیں ‘ اس کام کو آپ روزانہ کے معمولات میں لازمی جزء بنالیں ‘ مختلف وقتوں میں چھوٹی چھوٹی کچھ متعین سورتیں دہراتی رہیں ‘ مثا ل کے طور پر جب آپ انہیں کپڑا پہنا رہی ہوں ‘ جب گاڑی میں ان کے ساتھ سفر کر رہی ہوں اور سونے سے قبل بستر پر لیٹ رہی ہوں ...تو ان مواقع پر ان کے سامنے کوئی ایک متعین سورت دہراتی رہیں۔

اس طرح ایک ہفتہ بھی نہ گزرے گا اور ان شاء اللہ بچہ کو یہ سورت یاد ہو چکی ہوگی ‘ پھر اگلے ہفتہ آپ کوئی دوسری سورت منتخب کریں ‘ اس سلسلے کی ایک زندہ مثال میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں ‘ وہ یہ کہ ایک دینی بہن کی بیٹی ابھی پانچ سال کی ہی ہے لیکن وہ ۴ پاروں کا حفظ مکمل کر چکی ہیں ‘ اللہ اکبر ‘ یہ صرف توفیق الہی کا نتیجہ اور اس کے بعد والدین کے عزم مصمم اور جہد پیہم کا ثمرہ ہی ہے ‘ اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے ‘ اے میری پیاری بہن! آپ نہ بھولیں کہ قرآن یاد کرانا ان اعمال میں سے ہے جن کا ثواب موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے ‘ آپ ﷐ نے فرمایا: وہ اعمال جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ : وراثت میں قرآن چھوڑا ہو۔

تصور کریں کہ جب آپ مٹی کے ڈھیر تلے ‘ زمین کے آغوش میں ‘ قبر کے اندر ہوں گی اس وقت آپ کی اولاد اور جنہیں آپ نے کتاب الہی کی تعلیم دی ہوگی ‘ وہ با حیا ت ہوں گے اور آپ کے پاس یاد کی ہوئی قرآنی آیات کی تلاوت کر رہے ہوں گے ‘ گویا آپ کا عمل منقطع نہیں ہوگا بلکہ آپ کو نیکیاں ملتی رہیں گی ‘ وہ بھی ایسے وقت میں جب کہ آپ کو ان نیکیوں کی اشد ضرورت ہوگی ۔

مثال کے طور آپ نے کسی ایسے بچہ کو سورت اخلاص یاد کرا ئی جس کی عمر ابھی تین سال یا اس سے بھی کم ہے ‘ پھر آپ کی وفات ہوجاتی ہے ‘ جب کہ اس سورت سے اس بچہ کی آشنائی با قی رہتی ہے اور وہ اسے دہراتا رہتا ہے ‘ جب بالغ ہوتا ہے تو نماز میں اس کی تلاوت کرتا ہے ‘ ذکر واذکار کے دوران اسے دہراتا ہے‘ سونے سے قبل ‘ فرض نمازوں کے بعد ‘ بلکہ پوری زندگی اس سورت سے اس کی وابستگی برقرار رہتی ہے ‘ وہ اسے دن رات پڑھتا ہے اورہوسکتا ہے کہ کسی دوسرے کو بھی وہ یہ سورت سکھادے اور وہ بھی اس کی تلاوت میں اسی کی طرح محو رہا کرے ‘ اس طرح سب کی تلاوت کا اجر آپ کے سجل اعمال میں بھی درج ہوتا رہے ۔{ﮇ ﮈ ﮉ ﮊ ﮋ} [سورة الصافات:61].

ترجمہ :ایسی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے ۔

اے اللہ ہمیں اپنی رضا وخوشنودی والے اعمال میں استعمال کر اوران کاموں سے دور رکھ جن سے تیری رضا نہ حاصل ہو۔

**دوستوں اور سہیلیوں کے تعلق سے دعوتی نسخے:**

دانش وزیرک او رجانکار داعیہ کے سامنے اس کی دوست وسہیلی ‘ یا والدین ‘ خاوند یا اولاد جب کوئی شکایت پیش کرتے ہیں تو وہ بغو رسنتی اور حکمت ودانائی کے ساتھ اس کاحل تلاش کرتی ہیں ‘ معاملہ کو خوفناک بناکر مبالغہ آمیزی سے کام لینے کے بجائے زخم پر شفقت ومحبت کا مرہم لگاتی اور اس کی تکلیف دور کر تی ہیں۔

میری بہن..جو آپ کے سامنے کسی تکلیف کی شکایت کرے ‘ آپ اسے تسلی ودلاسا دیں اور مثالوں کے ذریعہ ان کے سامنے ایسے لوگوں کا ذکرکریں جنہوں نے ان سے زیادہ بڑی مصیبتیں جھیلیں ‘ اس سے مصیبت کا احساس کم ہوگا‘ انہیں یہ نصیحت بھی کریں کہ وہ اس پر اللہ کی حمد بیان کرے کہ اللہ نے اسے دین وایمان اور زندگی وجان کی مصیبت سے محفوظ رکھا ‘ ان دونوں کے علاوہ ساری مصیبتیں ہیچ ہیں ‘اور یہ کہ اللہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر سے نوازتا ہے ۔

ایسے دوستوں پر تف ہے جو آسان معاملے کو خوفناک اور رائی کو پہاڑ بنانے میں اپنی مثال نہیں رکھتے ‘ جس کی وجہ سے وہ اپنے دوستوں کو حالت افسردگی اور انتہائی حزن وملال کے عالم میں مبتلا کر دیتے ہیں ....! واللہ ایسے دوستوں سے دور رہنے میں ہی بھلائی ہے اور ان کے فراق پر کوئی افسوس بھی نہ ہونا چاہئے ۔

* خاندانی اجتماعات میں اپنا ئے جانے والے جن دعوتی نسخوں کا ذکر گزشتہ صفحات میں کیا گیا ہے ‘ آپ چاہیں تو اپنی سہیلیوں کی مدد سے ان سر گرمیوں کو بروئے عمل لا سکتی ہیں ۔
* **کیا آپ نے اپنی دوست کے ساتھ کسی معاہدہ کا تجربہ کیاہے؟**

ہاں یہ ایک اہم معاہدہ ہے ‘ جس کے نمایاں دفعات درج ذیل ہیں:

۱-جب بھی ہم یکجا ہوں تو کسی کی غیبت نہ کریں ۔

۲-ہم ایک دوسرے کو ایسی باتوں اور کاموں کی رہنمائی کریں جن سے قربت الہی حاصل ہو۔

۳-ہم ایک دوسرے کے لئے آئینہ کی طرح ہوں گے اور اپنی غلطیوں کی اصلاح مل کر کریں گے۔

* **کیا آپ نے اپنی دوست کو داعیہ الی اللہ بنانے کی فکر کی؟**

ہاں ‘ آپ یہ کرسکتی ہیں ‘ ان کا ہاتھ تھامیں ‘ انہیں حوصلہ دیں ع ان کی مدد کریں ‘ ان کا مہارت ولیاقت کو بڑھائیں ‘ انہیں علم شرعی کا شوق دلائیں ‘ پھر دعوت الی اللہ کا پر آمادہ کریں۔

ان سے آپ کی زیادہ تر گفتگو دعوت ‘ اس کی اہمیت او رلوگوں کی دینی ضروریات کے ارد گرد ہی ہونا چاہئے ‘ اور یہ بتائیں کہ اگر ہم اس ذمہ داری کو ادا نہیں کریں گے تو آخر کون کرے گا؟

اے میری بہن....اس بات سے دھوکے میں نہ رہیں کہ بہت سے لوگ اس ذمہ داری سے گریزاں ہیں ‘ ہوسکتا ہے کہ ان کے پاس کوئی معقول عذر ہو‘ اعتبار اس بات کا ہے کہ ہمارا انجام کس کام پر ہورہا ہے اور آخرت میں سعادت سے کون بہرہ مند ہوگا۔

* اپنی دینی بہنوں اور دوستوں کے ساتھ آپ کا ماہانہ اجتماع ہونا چاہئے ‘ وہ راہ سعادت میں آپ کی شریک سفر ہیں ‘ ان شاء اللہ ان کی ملاقا ت بھی آپ کے لئے فرحت بخش ہوگی ‘ ان کی صحبت سے آپ کے نشاط وسرگرمی میں جدت آئے گی ‘ حوصلہ پرواز کو بلندی ملے گی ‘ مسائل زیست اور کار دعوت میں ایک دوسرے کے تجربات سے باہمی استفادہ کا موقع ملے گا۔

ان بابرکت ایمانی ونورانی چہروں کا دیدار بھی کسی فائدہ سے خالی نہیں ‘ وہ آپ کا ہاتھ تھامے جذبہ شوق ومحبت سے لبریز ہوکر آپ کو تحریک دیں گے اور کہیں گے :

برکت الہی کا یقین رکھیں اور اس مشقت آمیز طویل راہ پر نکل پڑیں...

یہ راہِ دعوت ہے ...

جنت‘ نا پسندیدہ او رتکلیف دہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے ...

**پڑوسیوں کے تعلق سے دعوتی نسخے**

اللہ کے رسول ﷐ نے فرمایا: ( اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لئے کسی بھی چیز کو ہدیہ میں دینے کے لئے حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو) بخاری۔

آپ کے پاس بکری کے پائے سے زیادہ کی صلاحیت ہے تو بھلا آپ اپنی پڑوسن کے پاس ہدیہ بھیجنے سے کیوں کتراتی او راپنے تحفہ کو کمتر کیوں سمجھتی ہیں؟

اگر آپ کی پڑوسن ان لوگوں میں سے ہے جن کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے آپ یہ پہچان لیتی ہیں کہ وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے ‘ تو اس طرح آپ ان کے لئے فراخی وکشادگی کا باعث بن سکتی ہیں ‘ ان کی ضروریات پوری کرکے رضائے الہی سے فیض یات ہو سکتی ہیں اور ایسے شکستہ دل انسان کو خوش کرنے کی سعادت سے اپنی جھولی بھر سکتی ہیں جس کاحال سوائے اس کے خالق حقیقی کے کوئی نہیں جانتا ۔

اگر آپ کی پڑوسن کو اللہ نے اپنے فضل وانعام سے خوش حالی بخشا ہو تو آپ کا بھیجا ہوا یہ تحفہ ان کے دل میں ایک اچھا اثر چھوڑے گا ‘ ان کی اہمیت کا رزم ہوگا اور آپ دونوں کے باہمی رشتہ میں استواری لا ئے گا۔

اس پر مستزاد یہ کہ آپ اپنے اس عمل سے پڑوسیوں کے ساتھ حسن برتاؤ قائم رکھنے کی بابت وصیت بنوی ﷐ کو بروئے عمل لانے پر احتساب اجر بھی کر سکتی ہیں ‘ یہ بات بھی آپ سے مخفی نہیں کہ پڑوسیوں کو تحفہ میں صرف کھانے کی چیزیں ہی نہیں پیش کی جاتیں ‘ آپ یہ عادت بنا لیں کہ جب آپ کوئی مفید کیسٹ سنیں او رنفع بخش کتاب پڑھیں تو اپنی پڑوسن کو بھی اس سے مستفید ہونے کا موقع دیں ‘ تاہم اس کام میں ان کے فکری او رعلمی معیار کا خیال ضرور رکھیں۔

اپنے اس عمل کے ذریعہ آپ بہت ساری سنتوں کو زندہ او ربدعتوں کا خاتمہ کر سکتی ہیں اور گھر بیٹھے دعوت الہی کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دے سکتی ہیں۔

پڑوسیوں سے ملنا جلنا ایک دلچسپ اور حسین ملاقات کی حیثیت رکھتا ہے ‘ لیکن جب ان اجتماعات میں ذکر الہی کی خمیر در آئے تو ان کا حسن ومزاق اور دو آتشا ہوجاتا ہے ‘ آ پ کو اللہ نے جو علم نافع عطا کیا ہے اس سے غیروں کو فائدہ پہنچائیں۔

اس کو بروئے کار لانے کے لئے پڑوسیوں کے ساتھ آپ کا ہفتہ واری یا ماہانہ اجتماع ہونا چاہئے ‘ تاکہ ایک دوسرے سے استفادہ اور افادہ کرنے کا دروازہ کھلے ‘ اس طرح سے آپ اس نور کامقام حاصل کرلیں گی جس کی ضیاء بار کرنوں سے آپ کا پورا محلہ روشن ہوگا اور قرب وجوار کے سارے گھر اس کی روشنی سے جگمگا اٹھیں گے۔

**خادموں کے تعلق سے دعوتی نسخے**

میری عزیزہ آپ اپنے گھر کے اندر خادموں کو قرآن کریم یاد کرنے کا شوق دلا سکتی ہیں ‘ مثال کے طور پر انہیں عم پارہ ‘ یا آیۃ الکرسی اور سورت بقرہ کی آخری آیتیں یاد کرنے کی رغبت دلائیں ‘ اہم یہ ہے کہ آپ ان کے لئے کوئی خاص حصہ متعین کریں جسے وہ حسب استطاعت ہر ہفتہ سنایا کر یں...

آپ خیر کے ا س کام میں ان خادموں کو بھی شامل کر سکتی ہیں جن سے آپ کی ملاقات ہفتہ میں صرف ایک دفعہ ہی ہوپاتی ہے ‘ مثلا آپ کے کچھ رشتہ داروں ‘ اہل خانہ ‘ بھائی اور بہنوں کے خادم وخادمہ وغیرہ...ا س طرح سے اس کا فائدہ بڑے پیمانے پر سامنے آئے گا‘ اخیر میں آپ حوصلہ افزائی کے لئے انہیں کچھ تشجیعی انعامات سے نوازا کریں تاکہ سلسلہ جاری رکھنے میں ان کے لئے یہ انعامات محرک ثابت ہوں ۔

خادموں کے لئے ان کی قومی زبان میں ایک مترجم قرآن ضرور مہیا کرائیں تاکہ وہ بہ آسانی قرآن کے معانی ومفاہیم کو سمجھ سکیں ‘ ساتھ ہی ان کے لئے کچھ مترجم کتابچے اور کیسٹ کا بھی انتظام کریں جن کے ذریعہ وہ دینی تعلیمات سے آگاہ ہو سکیں ‘ بخدا یہ آپ کے لئے شرم کی بات ہوگی کہ وہ مملکتِ توحید میں دو سے پانچ سال کی لمبی مدت گزار کر اپنے وطن کو لوٹ جائیں اور وہ دینی احکام سے تہی داماں اور محبت نبوی ﷐ سے تہی دست ہوں ‘ اس طرح کی مترجم کتابیں اور کیسٹیں‘ دعوت وارشاد او ر توعیۃ الجالیات ( غیر ملکیوں میں دینی بیداری) کی آفسوں سے آپ بہ آسانی حاصل کر سکتی ہیں ۔

گھر کی خادماؤں کے ساتھ کم از کم ہفتہ میں ایک دن ضرور بات کریں ‘ خواہ آدھا گھنٹہ سے ایک گھنٹہ کے لئے ہی سہی ‘ اس ملاقات میں ان کے سامنے دین کی بنیادی تعلیمات کو بیان کر یں ‘ جیسے وضوء کا طریقہ ‘ نماز کی صحیح کیفیت ‘ شرک او راس کے اقسام سے آگاہی اور مختلف بدعتوں سے آشنائی وغیرہ۔

جنت وجہنم ‘ قبر ‘ قیامت ‘ بعث او رحساب کتاب کی تفاصیل سے انہیں با خبر کریں اور کبیرہ گناہوں کے بارے میں انہیں جانکاری دیں۔

آپ یہ نیت رکھیں کہ یہ خدام اپنے اپنے وطن کو لوٹ کر اپنے اہل خانہ کے درمیان دعوت دین کا فریضہ انجام دیں گے ‘ اس طرح آپ کا پیغام آپ کے گھر کی چہار دیواری سے نکل کر بلکہ ملکی سرحدوں سے باہر دور دراز ممالک تک پہنچ جائے گا ۔

میری پیاری بہن...کیا آپ کو اس وقت اللہ کے سامنے شرمندگی نہیں ہوتی جب آپ اپنی خادمہ کو کسی حکم کی تعمیل میں ادنی سی کوتاہی کرنے پر پورے ایک گھنٹہ تک ڈانٹ پلاتی رہتی ہیں ‘ بسا اوقات زجر وتوبیخ کا یہ سلسلہ کئی دنوں تک جاری رہتا ہے ‘ لیکن آپ خود کو پانچ منٹ کے لئے یہ زحمت دینا نہیں چاہتی کہ آپ انہیں خیر کی یہ بات کہ سکیں کہ :

اے فلانہ ! اللہ تم پر اپنی برکت نازل فرمائے ‘ کام کرتے ہوئے ذکر الہی سے غافل نہ رہا کرو ‘ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کی فضیلت یہ ہے کہ یہ دونوں کلمے میزان میں بہت وزنی ثابت ہوں گے اور سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ پڑھنے سے تمہارے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی.....وغیرہ وغیرہ ۔

**مختلف النوع دعوتی نسخے**

**فوٹو البم:**

اس البم میں اپنے ہاتھوں سے رنگین کاغذوں پر لکھ کر یا کسی مفید مجلہ سے اقتباس لے کر یا ہجری کلینڈر سے اخذ کرکے آپ مختلف قسم کے فوائد اور متعدد نوع کے لطائف جمع کریں ‘ فوائد پر مشتمل اس البم کو گل بوٹوں سے خوب سجائیں اور خوش منظر بنائیں ‘ اس کے بعد اسے اہل خانہ ‘ قرابت داروں اور بزم احباب میں پیش کر یں تاکہ وہ بھی اس سے مستفید ہوں اور لطف اٹھائیں۔

آپ اس البم کو اپنے اسکول ومدرسہ میں معلمات وطالبات کے مابین بھی پیش کر سکتی ہیں‘ ساتھ ہی مدرسہ کے سالانہ تقریب میں نمائشی ہال کے اندر بھی اس کی نمائش کی جا سکتی ہے ..

* آپ اگر معلمہ ہیں ...یا طالبہ ہیں ...یا طالبہ کی ماں یا بہن ہیں ‘ تو آپ مدرسہ کے ہفتہ واری مجلہ حائطیہ کو محتلف النوع علمی نکتہ سنجیوں سے سجانے سنوارنے میں اپنی ہنر مندی کا جم کر مظاہر ہ کریں۔

**ہدیہ...آپ کو کیا پتہ کہ ہدیہ کسے کہتے ہیں؟**

یہ زخمی دلوں کے لئے ایسے بلسمِ شافی کی حیثیت رکھتا ہےجسے زخم پر رکھنے سے جلدہی زخم مندمل ہوجاتا ہے...یہ اس برف اور اولا کی طرح ہے جسے دہکتی آگ پر ڈالیں تو ا س کی ساری حدت ہوا ہوجائے ... آپ کے لئے تو یہی کافی ہے کہ حضور گرامی ﷐ اس کاحکم فرماتے اور اسے قبول کرتے تھے...

**ہدیہ سے متعلق بعض دعوتی نسخے ذیل میں ذکر کئے جارہے ہیں:**

۱-ایک سال کے لئے کسی ایک اسلامی مجلہ کو اہل خانہ کے کسی فرد ‘ کسی دوست یا کسی اور ایسے شخص کے لئے بہ طو رہدیہ جاری کرائیں جس کی ہدایت وراستی کے آپ متمنی ہوں۔

آپ یہ نہ کہیں کہ : وہ پڑھے گی ہی نہیں تو کیا فائدہ ‘ یہ دراصل شیطانی رکاوٹ ہے ‘ کم از کم وہ ایک مجلہ تو ضرور پڑھے گی ‘ نیز یہ مجلہ ان کے شوہر ‘ اولاد او ران کے یہاں آنے والے مہمانوں کے ہاتھ میں بھی جائے گا اور ان شاء اللہ آپ اجر سے محروم نہ ہوں گی ۔

۲-اگر کوئی شادی کا ارادہ رکھتی ہو تو اسے ازدواجی زندگی کو بہتربنانے والی کتا ب یا کیسٹ ہدیہ کریں ‘ اگر انہوں نے اپنی ازدواجی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے اس کتاب سے فائدہ اٹھایا تو آپ ایک ایسے راست رو اسلامی خاندان کو برپا کرنے میں اپنی حصہ داری نبھا رہی ہوں گی جس کے اندر اپنے تمام مشاکل ومسائل کو درست طریقے سے حل کرنے کی قابلیت پیدا ہوچکی ہوگی ‘ اللہ کے بعد اس کا سہر ا آپ ہی کے سر جائے گا۔

۳-اپنے بھائیوں کو والدین کی فرمانبرداری اور صلہ رحمی سے متعلق کتابیں اور کیسٹ ہدیہ کریں ‘ یہ دونوں موضوعات اتنے اہم ہیں کہ مؤمن کو ہی ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق ملتی ہے۔

۴-ایک عمد ہ نسخہ یہ بھی ہے کہ وقتا فوقتا خاندان کے بچوں کو بہ قدر استطاعت تحفے تحائف سے نوازیں ‘ مثلا ایسی کیسٹ انہیں دیں جس میں چھوٹی سورتوں کی تلاوت بچہ کی آواز میں رکارڈ کی گئی ہو‘ یا با مقصد قصہ بیان کیا گیا ہو یا کوئی خوبصورت نظم پڑھی گئی ہو....ہر گھر میں بچوں کے لئے ایک تلاوت یا ایک قصہ بھیجیں ...

اس طرح سے آپ کی شخصیت امت محمد ﷐ کی آنے والی نوجوان نسل کے لئے معمار ثابت ہو گی ‘ ان نوجوانوں کی اگر ہم نے صحیح تربیت کی ‘ بہ طور خاص اپنی اولاد کی ‘ بھتیجوں اور بھانجوں اور دیگر قریبی رشتہ داروں کی تربیت پر توجہ دی تو ان شاء اللہ یہ نسل نوجوان بن کر اس امت کے لئے مایہ فخر ثابت ہو گی ۔

جب کسی خاتون کے گھر نئے مولود کی آمد ہوتی ہے تو عام طور پر ملنے جلنے والی خواتین کی قطار لگ جاتی ہے ‘ لیکن ہر کسی کاملنا جلنا الگ رنگ ڈھنگ کا ہوتا ہے ‘ نیت میں آسمان زمین کا فرق پایا جاتا ہے‘ ہر انسان کواس کی نیت کے بہ قدر ہی اجر وثواب عطا ہوتا ہے۔

کوئی ملنے والی ایسی بھی ہوتی ہے جو راہ ورسم میں یوں ہی چلی آتی ہے او رانتظار میں رہتی ہے کہ کب یہ گھڑی ختم ہو اور بوجھ ہلکا ہوجائے ‘ جب کہ کوئی ایسی بھی ہوتی ہے جس کا مقصد وقت گزاری کرنا اور جی بہلانا ہوتا ہے ‘ یہ بار بار آتی ہیں اور آتی ہیں تو جانے کے لئے جلدی آمادہ بھی نہیں ہوتی ‘ ایسی خاتون سے نفساء بھی تنگ آجاتی ہے ‘ اس طرح ملنے جلنے والی خواتین میں بھی کئی قسمیں ہوتی ہیں اور ان کے مقاصد بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔اللہ ہی حقیقت حال سے زیادہ با خبر ہے۔

**لیکن ...اے داعیہ آپ اس قسم کی ملاقات کو بھی اپنے لئے نیکی کمانے کا ذریعہ بنا سکتی ہیں‘ سوال یہ ہے کہ آخر کیسی نیکی؟**

**۱-مریض کی تیمار داری کا ثواب:** ابن حبان نے اپنی صحیح میں صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ( جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت وتیمار داری کرتا ہے تو اللہ تعالی ستر ہزار فرشتوں کو اس کے حق میں درود پڑھنے کے لئے بھیج دیتا ہے ‘ دن کے جس پہر میں بھی وہ عیادت کر ے‘ شام تک یہ درود جاری رہتی ہے ‘ رات کے کسی پہر میں اگر عیادت کیا ہو ‘ تو صبح تک یہ درودجاری رہتی ہے )۔

فرشتوں کے درود پڑھنے کامطلب یہ ہے کہ: وہ ان کے حق میں دعائیں کرتے اور ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

فرشتے جب بندہ کے حق میں دعا کرتے ہیں تو اس بندہ کی ہدایت وراستی اور تاریکی سے نکل کر روشنی کی راہ پانے کے سلسے میں ان دعاؤں کے حقیقی اثرات ظاہر ہوتے ہیں ۔ اللہ فرماتا ہے :{ﰆ ﰇ ﰈ ﰉ ﰊ ﰋ ﰌ ﰍ ﰎ ﰏﰐ } [سورة الأحزاب:43].

ترجمہ: وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے ۔

**۲-صلہ رحمی کاثواب:** بہ طور خاص اگر آپ کسی قرابت دار کی زیارت کر رہی ہوں ‘ جیسے خالہ ‘ پھوپھی ‘ ماموں اور چچا اوران کے آل وعیال وغیرہ ہیں ‘ یا ایسے شخص سے ملنے گئی ہوں جس کی ملاقات سے آپ کے کسی دوسرے رشتہ دار کو خوشی ملتی ہو‘ تو یہ ملاقات بلاواسطہ طور پر اس رشتہ دار کے تئیں صلہ رحمی کے درجے میں آئے گا ‘ مثلا بھابھی ‘ چچی ‘ ممانی اور چچیری بھابھی وغیرہ کی ملاقات ‘ اس قسم کی زیات میں آدھا گھنٹہ سے بھی کم وقت صرف ہوتا ہے لیکن اس چھوٹے سے کام کے ذریعہ آپ ان لوگوں کی صف میں شامل ہوسکتی ہیں جن کی تعریف اللہ نے قرآن کریم میں یوں کی ہے:{ﭫ ﭬ ﭭ ﭮ ﭯ ﭰ ﭱ ﭲ ﭳ ﭴ ﭵ ﭶ ﭷ ﭸ ﭹ ﭺ ﭻ ﭼ ﭽ ﭾ ﭿ ﮀ ﮁ ﮂ ﮃ ﮄ ﮅ ﮆ ﮇ ﮈ ﮉ ﮊ ﮋ ﮌ ﮍ ﮎ ﮏ ﮐ ﮑ ﮒ ﮓ ﮔ ﮕﮖ ﮗ ﮘ ﮙ ﮚ ﮛ ﮜ ﮝ ﮞ ﮟ ﮠ ﮡﮢ ﮣ ﮤ ﮥ ﮦ} [سورة الرعد:21-24].

ترجمہ: اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کاحکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پرورودگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں او رجو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں ‘ ان ہی کے لئے عاقبت کاگھر ہے۔

ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے ا ور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اوراولادوں میں سے بھی جو نیکو کار ہوں گے ‘ ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے ۔

کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو‘ صبر کے بدلے ‘ کیا اچھا بدلہ ہے اس دار آخرت کا ۔

آپ رحم ( صلہ رحمی ) کی اس دعا سے بھی فیض یاب ہوں گی :( اے پروردگار! جو مجھے جوڑے (رشتہ ناطہ جوڑے ) تو اسے جوڑ ...)

آپ اس سے زیادہ کیا چاہتی ہیں کہ اللہ خود آپ سے ( رشتہ ناطہ ) جوڑ ے؟

**۳- کسی مسلمان کو خوشی پہنچانے پر ملنے والے ثواب کی بھی آپ نیت رکھ سکتی ہیں۔**

جب آپ کسی بیمار انسان کی تیمار داری کرتی ہیں تو اس سے اس کو خوشی ملتی اور اس کے جسم میں نشاط کی لہر دوڑ جاتی ہے ‘ اسے لوگوں کے نزدیک اپنی اہمیت اور ان کے دلوں میں اپنی محبت کا احساس ہوتا ہے۔

آپ اندازہ نہیں کر سکتیں کہ آپ کی بیمار پرسی سے اس کا دکھ درد کس قدر کم ہوجاتا ہے ‘ بہ طور خاص اگر آپ کا ان سے جان ودل کا رشتہ ہو۔

آپ ﷐ کا ارشاد گرامی ہے: (جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے ایسے ملتا ہے جیسے اسے پسند ہے تاکہ اسے خوشی پہنچ سکے ‘ تواللہ ایسے شخص کو قیامت کے دن خوشی بہم پہنچائے گا ) اسے امام طبرانی نے اسناد ِحسن سے روایت کیاہے۔

**۴-دعوت اور عمد ہ آئیڈیل :**

چونکہ مسلمان خاتون ‘اپنے اخلاق وکردار اور لوگوں کے ساتھ اپنے معاملات میں بہترین آئیڈیل کا مظاہرہ کرکے ‘ اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے پر مامور ہے ‘ اس لئے اس طرح کی ملاقاتیں اس دعوت کے لئے عملی نمونہ کی حیثیت ر کھتی ہیں ‘ اسلامی داعیہ اپنے کردار سے لوگوں کے دلوں میں خیر وبھلائی کی بیج بو کر اسے صداقت وراست بازی کے پانی سے سیراب کر سکتی ہیں اور اس طرح ان کے دلوں میں اذن الہی سے ایمان کا شجرثمر آور نمو پائے گا اور آنکھوں کو اس سے ٹھنڈک ملے گی ۔

**۵-بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا :**

اگر آپ اس نیت کے ساتھ اپنے گھر سے نکلتی ہیں کہ اگر کسی برائی کاسامنا ہوگا تو اسے تبدیل کریں گی ‘ بھلا ئی کا حکم دیں گی او ر نیکی کے کام میں اپنا تعاون پیش کریں گی۔

تو ان شا ء اللہ آپ کو نیک نیتی کا اجر مل جائے گا خواہ آپ کو اس نیت پر عمل کرنے کا موقع ملے یا نہیں..!!

اس کی دلیل اللہ عزوجل کے اس فرمان میں موجود ہے جو حدیث قدسی میں وار د ہوا ہے کہ: ((اللہ جل جلالہ نے فرمایا: جب میرا بندہ نیکی کرنے کا قصد کرتا ہے ‘ پھر وہ نیکی نہیں کر پاتا ‘ تو میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں ‘ اور جب اس نیکی کو کرتا ہے تو ایک کے بدلے دس نیکیوں سے سات سو نیکیوں تک لکھتا ہوں ....)) مسلم

۶-ان تمام نیکیوں اور خوبیوں کے ساتھ ایک تحفہ کا بھی اضافہ ہوجائے تو آپ کی کیا رائے ہوگی ‘ ایسا تحفہ جس سے آپ اپنی دینی بہن کو خوشی بہم پہنچائیں گی ‘ ایسی بہن جو ابھی بیماری کے عالم میں حالت نفاس سے گزر رہی ہوں گی ‘ اس کے ذریعہ آپ صلہ رحمی کر سکتی ہیں‘ ایک مسلمان عورت کو فرحت ومسرت دے سکتی ہیں اور اگر ہدیہ نقد کی شکل میں ہو تو اس سے کسی پریشان حال مصیبت زدہ کی پریشانی دو رکر سکتی ہیں ‘ خصوصا ایسے حالات میں جب اسے مالی بحران کاسامنا ہو ‘ آپ ہدیہ دے کر اس کی مدد بھی کر لے جائیں گی اور ا س کے جذبات کو ٹھیس بھی نہ پہنچے گا ‘ اور آپ اپنے ان تمام اعمال میں پیارے نبی ﷐ کے اس ارشاد پر کار بند بھی رہیں گی کہ : (( آپس میں ایک دوسرے کو تحفے تحائف دو‘ اس سے تمہار ی باہمی محبت بڑھے گی ))...

سونے پر سہاگا ہوگااگر آپ ا س تحفہ میں تربیت اولاد سے متعلق کوئی کیسٹ یا کتابچہ بھی شامل رکھیں ‘ اس طرح آپ اسے خیر وبھلائی کی رہنمائی کر رہی ہوں گی او راس بات پر اسلامی خاتون کی مدد کر رہی ہوں گی کہ وہ اپنی اولاد کو راہ مستقیم کی تربیت کیسے دیں۔

اللہ سے یہ امیدرکھیں کہ یہ بچے کل کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے علمبردار ہوں گے ‘ یقینا اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کر تا ۔

**خاتمہ:**

میری پیاری بہن..

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سب کو اسلام کی فکر دامن گیر ہے ‘ یہی وہ امتیازی صفت ہے جو ایک داعیہ کو دوسروں سے نمایاں کرتی ہے ‘ وہ اسی فکرِ پیہم میں محو رہتی ہیں کہ کس طرح اپنے دین کو فائدہ پہنچائے ؟

اللہ سے دعا ہے کہ میں نے اس کتاب میں جو کچھ بھی ذکر کیا ہے ‘ اسے راہِ دعوت کے لئے بارآور اور اسلامی بھائی بہنوں کے لئے مفید بنادے..

میں ان دینی بھائیوں کو بھی فراموش نہیں کر سکتی جن کے آراء اور رہنمائیاں میرے لئے دلیل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں...

میں اللہ سے اپنے لئے اور آپ کے لئے اخلاص اور قبول کا سوال کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ میری کوتاہی اور لغزش کو درگزر فرمائے ‘ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم۔

سبحانک اللھم وبحمدک ‘ أشھد أن لا إلہ إلا أنت ‘ أستغفرک وأتوب إلیک ‘ وصل اللھم على نبینا محمد وعلى آلہ وصحبہ وسلم ‘ والحمد للہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما ینبغی لجلال وجہ ربنا وعظیم سلطانہ۔

**فہرستِ موضوعات:**

مقدمہ------------------------------------------------------------------------------- 3

خاموش داعیہ------------------------------------------------------------------------- 6

کیاآپ كوبھی؟------------------------------------------------------------------------- 8

ہر چھوٹے بڑے کام میں نیت کرنا نہ بھولیں------------------------------------------------ 9

میری داعیہ بہن----------------------------------------------------------------------- 16

تائید وحمایت ------------------------------------------------------------------------- 17

خاوند کے تعلق سے دعوتی نسخے---------------------------------------------------------- 20

مؤذن کی ندا-------------------------------------------------------------------------- 20

اپنے خاوند کی مہارتوں کو پہچانئے --------------------------------------------------------- 22

اولاد کے تعلق سے دعوتی نسخے ----------------------------------------------------------- 24

اسلامی لائبریریاں---------------------------------------------------------------------  25

کیا آپ انہیں اللہ کے لئے محبوب رکھتی ہیں؟---------------------------------------------- 26

اولاد کے لئے سب سے قیمتی تحفہ--------------------------------------------------------- 27

اپنے بچوں کو عادی بنائیں---------------------------------------------------------------- 31

اندرون خانہ اپنائے جانے والے دعوتی نسخے------------------------------------------------ 34

اپنے مہمان خانہ میں ایک چھوٹی سی لائبریری ترتیب دیں------------------------------------ 35

وقت کی قدر واہمیت------------------------------------------------------------------- 36

ايك نسخہ كچن کے لئے بھی !!--------------------------------------------------------- --- 37

اہل خانہ کے تعلق سے دعوتی نسخے -------------------------------------------------------- 39

عائلی اجتماعات میں اپنائے جانے والے دعوتی نسخے------------------------------------------ 41

کیا آپ نے اہل خانہ کے لئے کوئی مجلہ نکالنے کی سوچی؟------------------------------------- 44

اس مجلہ کے تعلق سے کچھ معاون نسخے---------------------------------------------------- 44

کتابی مسابقے-------------------------------------------------------------------------- 48

مسابقہ میں شرکت کرنے والی بہنوں کی حوصلہ افزائی---------------------------------------- 49

اجر وثواب کا دروازہ بہت کشادہ ہے-------------------------------------------------------- 52

دوستوں کے تعلق سے دعوتی نسخے--------------------------------------------------------- 54

کیا آپ نے دوست کےساتھ کسی معاہدہ کا تجربہ کیا ہے ؟------------------------------------- 54

پڑوسیوں کے تعلق سے دعوتی نسخے-------------------------------------------------------- 56

خادموں کے تعلق سے دعوتی نسخے--------------------------------------------------------- 58

مختلف النوع دعوتی نسخے ------------------------------------------------------------------ 60

فوٹو البم-------------------------------------------------------------------------------- 60

تحفہ کی اہمیت--------------------------------------------------------------------------- 60

خواتین کی باہمی ملاقاتیں----------------------------------------------------------------- 61

خاتمہ--------------------------------------------------------------------------------- 66